امان 1390ھش/ مارچ 2011ء
جلد52/ شمارہ03 / 2011ء

سیرۃ حضرت مسیح موعود | مطالعہ کتب مسیح موعود کی اہمیت | سانحہ بیت النور | نظام وصیت اور اس میں شمولیت | اخبار مجالس

ماھنامہ انصاراللہ

بیت اقصیٰ قادیان (قدیم و جدید توسیع) کا دلفریب منظر

ایڈیٹر
محمد محمود طاہر

رفقاء حضرت مسیح موعود کا اپنے آقا کے ہمراہ ایک گروپ فوٹو

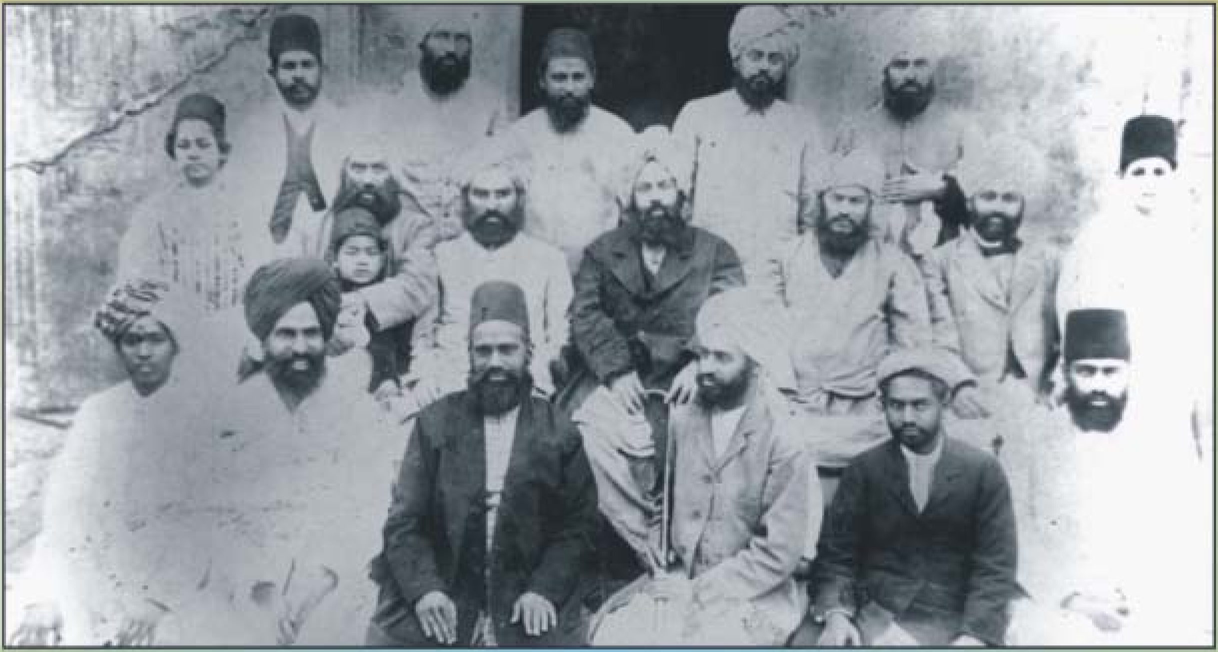

کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں۔ حضرت عبدالحمید صاحب ابن حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حضرت حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری۔ حضرت منشی تاج الدین صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ حضرت پیر حامد شاہ صاحب۔ حضرت ماسٹر غلام محمد صاحب۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔

کرسیوں پر۔ دائیں سے بائیں۔ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت غلام حسن صاحب پشاوری۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ گود میں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔

بیٹھے ہوئے۔ دائیں سے بائیں۔ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب۔ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت مرزا خدا بخش صاحب۔ حضرت شیخ مولا بخش صاحب۔ حضرت شیخ عبدالرزاق صاحب ولد حضرت شیخ عبدالرحمٰن صاحب

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماھنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

امان 1390ھش مارچ 2011ء
جلد 52
شمارہ 03

فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-6214631
موبائل نمبر 0336-7700250
ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین
☆ ریاض محمود باجوہ
☆ محمود احمد اشرف
☆ مبشر احمد خالد

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ:
فرحان احمد مذکاء
مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ
دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
شرح چندہ پاکستان
سالانہ .... 200 روپے
قیمت فی پرچہ .... 20 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2
القرآن والحدیث 3
کلام الامام 4
عربی منظوم کلام 5
فارسی منظوم کلام 6
اردو منظوم کلام 7
قیام سلسلہ کی غرض وغایت (تحریرات حضرت مسیح موعود) 8-11
سیرت حضرت مسیح موعود کے دلکش پہلو (محمد محمود طاہر) 12-19
مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت (ندیم احمد فرخ) 20-26
نظام وصیت کی اہمیت (شمیم احمد قاضی) 27-29
علی محمد باب کی دعویٰ سے دستبرداری (غلام نبی ملک) 30-34
سانحہ بیت النور لاہور (م۔ ن ملک) 35-36
اخبار مجالس 37-39
فقہی مسائل 40

اداریہ

تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کا قیام کرنا

بیعت لینے کے حکم الٰہی کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو اپنے ایک اشتہار کے ذریعہ پہلی بار بیعت لینے کا اعلان فرمایا لیکن اس اشتہار میں بیعت کی شرائط معین نہ تھیں۔ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو حضور اقدس نے اشتہار ’’تکمیل...... وگزارش ضروری‘‘ کے ذریعہ داخلہ سلسلہ عالیہ کے لئے دس شرائط بیعت تحریر فرمائیں (اسی روز سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی بھی پیدائش ہوئی)۔ دس شرائط بیعت درحقیقت سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت کی آئینہ دار ہیں۔ حضور نے ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء کو اپنے اشتہار کے ذریعہ بیعت کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے‘‘

مندرجہ بالا اشتہار میں حضور نے بیعت کرنے والے احباب کو ۲۰؍مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچنے کا ارشاد فرمایا۔ ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء وہ تاریخی دن ہے جب حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلّہ جدید لدھیانہ میں مخلصین سے بیعت لے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے سب سے پہلے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ گویا ایک عاشق مولیٰ و رسولؐ، عاشق قرآن اور جان نثار مسیح موعودؑ کی بیعت سے جماعت کی بنیاد پڑی۔ چالیس قدوسیوں نے پہلے دن بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کرنے والے مخلصین کے ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس کی پیشانی پر یہ الفاظ درج کئے گئے **’’بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت‘‘** یعنی اس بیعت کا مقصد اپنے گناہوں سے توبہ کر کے تقویٰ وطہارت حاصل کرنا ہے گویا طائفہ متقین پیدا کر کے ان کے ذریعہ شوکت دین کا پھر سے دنیا میں اظہار کرنے کے لئے سلسلہ حقہ احمدیہ کا قیام حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ ۲۳؍مارچ کا دن ہمیں تجدید عہد وفا کی یاد دلاتا ہے کہ ہم نے حضور کی بیعت حصول تقویٰ وطہارت کے لئے کی ہے اس مقصد کو حاصل کرنا ہمارا نصب العین ہونا چاہئے تو پھر انشاءاللہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے وارث ٹھہریں گے جو آپ نے ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں ہی درج فرمائی تھی کہ:

’’اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور (۔) برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے‘‘۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شرائط بیعت کے مطابق اپنی زندگیاں تقویٰ وطہارت کے ساتھ گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

القرآن

دین کا غلبہ

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ
لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَ لَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ۠

(الصّف: ۱۰)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کردے خواہ مشرک بُرا منائیں۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی

یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَهْدِیًّا
حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ...... الخ

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ: ۴۱۱)

ترجمہ: تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ (انشاء اللہ تعالیٰ) عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا۔ وہی امام مہدی اور حکم وعدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

نوٹ: قرآن شریف کی تمیں آیات سے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی وفات ثابت ہے اور (الانبیاء: 96) کے مطابق مردے کبھی واپس لوٹ کر نہیں آتے اس لئے رسول اللہ ﷺ کی اس پیشگوئی سے مراد مثیل مسیح کی آمد ہے۔ دوسری بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ مسیح ہی مہدی ہوگا جیسا کہ حضرت بانی جماعت نے اس کے مصداق ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔

کلام الامام

یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اُس کو سولی دے دی۔ مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اُس کو صرف ایک مکّار اور کذّاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اُس کی عظمت دلوں میں پیدا ہوگئی کہ اب چالیس[۴۰] کروڑ انسان اس کو خدا کر کے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کُفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کُچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس[۴۰] کروڑ انسان اُس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اُس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو مَیں نے اگرچہ یہ دُعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مُشتِ خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔"

﴿تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۸ تا ۴۱۰﴾

عربی منظوم کلام

حمد رب العالمین

لَکَ الْحَمْدُ یَا تُرْسِیْ وَ حِرْزِیْ وَ جَوْسَقِیْ
بِحَمْدِکَ یُرْوٰی کُلُّ مَنْ کَانَ یَسْتَقِیْ

اے میری پناہ اور میرے قلعہ! تیری تعریف ہو، تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بِذِکْرِکَ یَجْرِیْ کُلُّ قَلْبٍ قَدِ اعْتَقٰی
بِحُبِّکَ یَحْیٰی کُلُّ مَیْتٍ مُمَزَّقِ

تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وَ بِاسْمِکَ یُحْفَظُ کُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدَا
وَ فَضْلُکَ یُنْجِیْ کُلَّ مَنْ کَانَ یُزْبَقِ

اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وَمَا الْخَیْرُ اِلَّا فِیْکَ یَا خَالِقَ الْوَرٰی
وَمَا الْکَھْفُ اِلَّا اَنْتَ یَا مُتَّکَأَ التَّقِیْ

اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین! اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

وَتَعْنُوا لَکَ الْاَفْلَاکُ خَوْفًا وَّھَیْبَۃً
وَتَجْرِیْ دُمُوْعُ الرَّاسِیَاتِ وَتَشْبِقُ

اور تیرے آگے خوفزدہ ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 259)

فارسی منظوم کلام

حمد و شکرِ آں خدائے کردگار

حمد و شکرِ آں خدائے کردگار
کز وجودش ہر وجودے آشکار

اس خدائے کردگار کی حمد اور شکر واجب ہے جس کے وجود سے ہر چیز کا وجود ظاہر ہوا

ایں جہاں آئینہ دارِ روئے او
ذرّہ ذرّہ رہ نماید سوئے او

یہ جہان اس کے چہرے کے لئے آئینہ کی طرح ہے ذرہ ذرہ اُسی کی طرف راستہ دکھاتا ہے

کرد در آئینۂ ارض و سما
آں رُخِ بے مثلِ خود جلوہ نما

اس نے زمین و آسمان کے آئینہ میں اپنا بے مثل چہرہ دکھلایا

نورِ مہر و مَہ ز فیضِ نورِ اوست
ہر ظہورے تابعِ منشورِ اوست

چاند اور سورج کی روشنی اُسی کے نور کا فیضان ہے ہر چیز کا ظہور اُسی کے شاہی فرمان کے ماتحت ہوتا ہے

ہر سرے سِرّے ز خلوت گاہِ او
ہر قدم جوید درِ باجاہِ او

ہر سَر اس کے اسرار خانہ کا ایک بھید ہے اور ہر قدم اُسی کا باعظمت دروازہ تلاش کرتا ہے

مطلبِ ہر دل جمالِ روئے اوست
گمرہے گر ہست ہم در کوئے اوست

اُسی کے منہ کا جمال ہر ایک دل کا مقصود ہے اور کوئی گمراہ بھی ہے تو وہ بھی اُسی کے کوچہ کی تلاش میں ہے

(ضیاء الحق روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 251)

اردو منظوم کلام

نصرت الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نُصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دِکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اِک طوفان لاتی ہے

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(درثمین اردو صفحہ:3)

قیام سلسلہ احمدیہ کی غرض و غایت

ازتحریرات حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعودؑ نے احمدیت کے قیام کا مقصد تجدید دین اور خدمت دین ٹھہرایا ہے۔ سچے خدا سے روشناس کروانا اللہ کے رسولؐ اور اس کی کتاب کی حقانیت ثابت کر کے حصول تقویٰ وطہارت کے لئے ایک طائفہ متقین جمع کرنا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد تھے۔ حضرت اقدس کے الفاظ میں ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کی جارہی ہے تاکہ یہ مقاصد عالیہ ہم سب کے پیش نظر رہیں۔ (مدیر)

بیعت کے اغراض و مقاصد

''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ مُتّقِین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق) کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بابرکت کلمہ واحد پر متفق ہونے کے (دین حق) کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور کاہل اور بخیل و بے مصرف (......) نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے (دین حق) کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو (دین حق کی) ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ بھی غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دین حق) کے کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے......... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا اور وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو وہ بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں

داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو ونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور (دین حق) کی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۹۶ تا ۱۹۸)

اشاعت دین کی پانچ شاخیں

’’سو اس حکیم وقدیر نے عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین حق) کو منقسم کر دیا چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے **ایک شاخ** تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف وحقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے مخفی نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔

دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات کا جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات (دینی) حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔

تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں ....

چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف سے لکھے جاتے ہیں چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا .... ہر مہینے غالباً تین سو سے سات سو یا ہزار تک خطوط کی آمد ورفت کی نوبت پہنچتی ہے۔

پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے چنانچہ اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے۔ تُو اس

طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائیگا اور جو انکار میں رہیگا اس کے لئے موت در پیش ہے اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور اس خداوند خدا نے مجھے بشارت دی کہ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا مگر تیرے سچے متبعین اور محبین قیامت کے دن تک رہیں گے اور ہمیشہ منکرین پر انہیں غلبہ رہے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۱ تا ۲۵)

میں خدا دکھانا چاہتا ہوں

''انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ **لوگ** خدا تعالیٰ کو **شناخت** کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہیں اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی نے مجھے **مبعوث** فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہو کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں''۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۱۱)

تعلق باللہ اور توحید خالص کا قیام

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۱۸۰)

دین واحد کا قیام

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۰۷، ۳۰۶)

علمی،عملی،اخلاقی اور ایمانی سچائی کا قیام

’’اب اتمام حجت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے خدائے تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پاکر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کرکے مجھے بھیجا ہے تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا (دین حق) کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں‘‘۔ (روحانی خزائن جلد ۵ ص ۲۵۱)

کسر صلیب

’’سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ وہ جس کی تفصیل براہین احمدیہ میں بہ بسط تمام مندرج ہے حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور اگر میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کے ہیکل کچلنے کے لئے دئے گئے ہیں‘‘۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۱ حاشیہ)

صحبت صالحین

’’سو اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کو بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہوا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا (دین حق) کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے اور حقارت اور ذلت کا سیہ داغ (۔) کی پیشانی سے دھویا جائے‘‘۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۲۔۲۳)

سیرت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

کے چند دلکش پہلو

مکرم محمد محمود طاہر مدیر ماہنامہ انصاراللہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود کی ذات بابرکات اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ سے اکتساب نور اور اتباع کامل کے نتیجہ میں روشن سیرت کی حامل تھی۔ محبت الٰہی، عشق رسول، عشق قرآن اور ہمدردی خلق آپ کے نمایاں اوصاف اور سیرت طیبہ کا خلاصہ ہیں۔

محبت الٰہی: اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپ نے سب کچھ فدا کر دیا تھا۔ آغاز سے ہی خلوت نشینی اختیار فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات اور عبادات بجالاتے۔ آپ کی اس ظاہری صورت اور رجحان کو دیکھ کر آپ کے والد گرامی پریشان بھی رہتے تھے کہ دنیا کی طرف آپ کا میلان نہیں ہے تو آپ کا کیا بنے گا۔ اسی پریشانی کے عالم میں آپ کو ملازمت کے لئے جب والد محترم نے کہلا بھیجا تو آپ نے یہی جواب دیا کہ میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا یعنی آپ تو اللہ تعالیٰ کی نوکری اختیار کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کی کفالت کی ذمہ داری لے لی اور آپ کے دستر خوان کو کبھی خالی نہیں ہونے دیا۔ جوانی کے ایام میں ہی آپ کو مسیتڑ کے الفاظ سے بھی یاد کیا گیا کہ آپ کو ملنا ہو تو کسی بیت کے کونے میں ملا جا سکتا ہے۔ یہ آپ کی خانہ خدا کے ساتھ رغبت اور اللہ ہی کے لئے دل اٹکائے رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبے ہوئے آپ اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین سے ایسا عشق کیا جس کا مشاہدہ آپ کی ساری زندگی میں کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم سے عشق کی داستان بھی بہت طویل ہے۔ کلام الٰہی سے عشق اس کے معانی پر تدبر اور فکر کر کے بھی ہوتا ہے اور اپنی زندگی میں ان تعلیمات کو لاگو کر کے بھی۔ ان ہر دو (نظم ونثر) صورتوں میں آپ کی تحریرات بھری ہوتی ہیں۔ تفسیر قرآن کے چیلنج آپ نے دیئے لیکن کوئی سامنے نہ آیا۔

عشق رسول ﷺ: ہادی عالم، سرور کونین حضرت محمد مصطفی ﷺ کے عشق میں آپ سرشار تھے۔ آنحضورؐ کی سیرت مبارکہ کو آپ نے دنیا پر آشکار کیا۔ آپؐ پر ہونے والے حملوں کے سامنے سینہ سپر رہے۔ ان الزامات اور حملوں کے نتیجہ میں آپ کی طبیعت شدید بے چین ہو جاتی تھی لیکن آپ آنحضور ﷺ کی محبت میں جہاں تک ممکن ہو سکا ان حملوں کا مردانہ وار

جواب دیتے رہے۔آپ کی تحریرات اس بات کی گواہ ہیں۔سیرۃ المہدی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایک ہی مقام پر دو روایات آپ کے عشق رسولؐ کے حوالہ سے درج کرتے ہیں۔پہلی روایت حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:۔

ایک بات میں نے خاص طور پر دیکھی ہے کہ حضرت صاحب (یعنی آنحضرت ﷺ) کے متعلق والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور آنکھیں متغیر ہو جاتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اُٹھ کر چلے جاتے تھے۔مولوی صاحب نے بیان کیا کہ مرزا صاحب نے اس مضمون کو بار بار دہرایا اور کہا کہ حضرت صاحب سے تو بس والد صاحب کو عشق تھا۔ایسا عشق میں نے کبھی کسی شخص میں نہیں دیکھا۔خاکسار (مرزا بشیر احمد) عرض کرتا ہے حضرت خلیفہ ثانی بیان کرتے تھے کہ جب دسمبر ۱۹۰۷ء میں آریوں نے وچھووالی لاہور میں جلسہ کیا اور دوسروں کو بھی دعوت دی تو حضرت صاحب نے بھی ان کی درخواست پر ایک مضمون لکھ کر حضرت مولوی صاحب خلیفہ اوّل کی امارت میں اپنی جماعت کے چند آدمیوں کو لاہور شرکت کے لئے بھیجا۔مگر آریوں نے خلاف وعدہ اپنے مضمون میں آنحضرت ﷺ کے متعلق سخت بدزبانی سے کام لیا۔اس کی رپورٹ جب حضرت صاحب کو پہنچی تو حضرت صاحب اپنی جماعت پر سخت ناراض ہوئے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس مجلس سے کیوں نہ اُٹھ آئے اور فرمایا کہ یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ایک مجلس میں برا کہا جاوے اور ایک مسلمان وہاں بیٹھا رہے اور غصہ سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ سخت ناراض ہوئے کہ کیوں ہمارے آدمیوں نے غیرت دینی سے کام نہ لیا۔جب انہوں نے بدزبانی شروع کی تھی تو فوراً اس مجلس سے اُٹھ آنا چاہئے تھا۔ (سیرۃ المہدی روایت نمبر 196)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب روایت بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سفر میں تھے اور لاہور کے ایک سٹیشن کے پاس ایک مسجد میں وضو فرما رہے تھے۔اس وقت پنڈت لیکھرام حضور سے ملنے کے لئے آیا۔اور آ کر سلام کیا مگر حضرت صاحب نے کچھ جواب نہیں دیا اُس نے اس خیال سے کہ شائد آپ نے سُنا نہیں۔دوسری طرف سے ہو کر پھر سلام کیا۔مگر آپؑ نے پھر بھی توجہ نہیں کی۔اس کے بعد حاضرین میں سے کسی نے کہا۔کہ حضورؑ پنڈت لیکھرام نے سلام کیا تھا۔آپؑ نے فرمایا۔"ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے۔اور ہمیں سلام کرتا ہے۔" خاکسار (مرزا بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ وہ عشق تھا کہ جس کی مثال نظر نہیں آتی۔ (سیرۃ المہدی روایت نمبر 281)

وسعت حوصلہ: احیاءِ دین کا عالمگیر فریضہ آپ نے ادا کرنا تھا اس وسیع اور عالمگیر کام کو سر انجام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حوصلہ اور وسعت قلبی عطا فرمائی تھی۔ اس وسعت حوصلہ کا مظاہرہ اپنوں سے بھی فرماتے اور اغیار کی الزام تراشیوں اور دشنام دہیوں کو بھی بڑی وسعت قلبی سے برداشت کرتے تھے۔ اس بلند حوصلہ اور تحمل کی تعلیم آپ نے اپنی پیاری جماعت کو دی کہ وہ گالیاں سن کر دعا دیں اور دکھ پا کے آرام پہنچاویں۔ اغیار کے آزار کے مقابل پر آپ کے بلند صبر و تحمل کی ایک مثال حضرت چوہدری حاکم علی صاحب سے روایت ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں:۔

ایک دفعہ حضرت صاحبؑ بڑی (بیت) میں کوئی لیکچر یا خطبہ دے رہے تھے۔ کہ ایک سکھ (بیت) میں گھس آیا اور سامنے کھڑا ہو کر حضرت صاحب کو اور آپ کی جماعت کو سخت گندی اور فحش گالیاں دینے لگا۔ اور ایسا شروع ہوا کہ بس چپ ہونے میں ہی نہ آتا تھا۔ مگر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اس وقت بعض طبائع میں اتنا جوش تھا کہ اگر حضرت صاحب کی اجازت ہوتی۔ تو اُس کی وہیں تکا بوٹی اُڑ جاتی۔ مگر آپؑ سے ڈر کر سب خاموش تھے۔ آخر جب اس کی فحش زبانی حد کو پہنچ گئی۔ تو حضرتؑ صاحب نے فرمایا۔ کہ دو آدمی اسے نرمی کے ساتھ پکڑ کر (بیت) سے باہر نکال دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں۔ اگر یہ نہ جاوے تو حاکم علی سپاہی کے سپرد کر دیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ سرکار انگریزی کی طرف سے قادیان میں ایک پولیس کا سپاہی رہا کرتا ہے۔ اور ان دنوں حاکم علی نامی ایک سپاہی ہوتا تھا۔ (سیرۃ المہدی روایت نمبر 286)

غیروں کے مقابلہ میں تو بعض حالات میں انسان صبر اور تحمل کا مظاہرہ کر دیتا تا اپنے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھائے لیکن جب موقع اپنوں کے ساتھ وسعت حوصلہ دکھانے کا آئے تو بسا اوقات بے صبری اور کم حوصلگی دکھا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے راہبر حضرت مسیح موعود کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو روزمرہ زندگی میں بے شمار ایسے واقعات ملتے ہیں جن میں بظاہر نقصان بہت زیادہ ہے لیکن اپ کی طرف سے کمال حوصلہ کا مظاہرہ ہمیں دعوت عمل دیتا ہے چنانچہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ اتفاق ہوا کہ جن دنوں حضرت صاحب ''تبلیغ'' (یعنی آئینہ کمالات اسلام کا عربی حصہ) لکھا کرتے تھے۔ مولوی نورالدین صاحب تشریف لائے۔ حضرت صاحب نے ایک بڑا دو ورقہ مضمون لکھا اور اس کی فصاحت و بلاغت خدا دادپر حضرت صاحب کو ناز تھا اور وہ فارسی ترجمہ کیلئے مجھے دینا تھا مگر یاد نہ رہا اور جیب میں رکھ لیا اور باہر سیر کو چل دیئے۔ مولوی صاحب اور جماعت بھی ساتھ تھی۔ واپسی پر کہ ہنوز راستہ ہی میں تھے۔ مولوی صاحب کے ہاتھ میں کاغذ دیدیا کہ وہ پڑھ کر عاجز راقم کو دے دیں۔ مولوی صاحب کے ہاتھ سے وہ مضمون گر گیا۔ واپس ڈیرہ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت

صاحب معمولاً اندر چلے گئے ۔ میں نے کسی سے کہا کہ آج حضرت صاحب نے مضمون نہیں بھیجا اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور ابھی مجھے ترجمہ بھی کرنا ہے ۔مولوی صاحب کو دیکھتا ہوں تو رنگ فق ہو رہا ہے ۔حضرت صاحب کو خبر ہوئی تو معمولی ہشاش بشاش چہرہ، تبسم زیر لب تشریف لائے اور بڑا اعذر کیا کہ ''مولوی صاحب کو کاغذ کے گم ہونے سے بڑی تشویش ہوئی ۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر تگاپو کیوں کیا گیا ۔میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بہتر عطا فرماویگا۔''

(سیرت المہدی روایت نمبر 292)

ہمدردی خلق اور وفاداری: مخلوق کی ہدایت اور اصلاح کی فکر آپ کو دامن گیر رہتی تھی ۔لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور وفاداری آپ کا شعار تھا ۔مشکل حالات اور بگاڑ کے وقت دوستوں اور حلقہ احباب کے ساتھ وفا کرنا ایک مومنانہ صفت ہے جس کے پیچھے اصلاح احوال اصل مقصد ہوتا ہے ۔حضرت مسیح موعود اس وصف میں نمایاں نظر آتے ہیں ۔لوگوں کی مشکلات میں کام آنا، ان کی اصلاح کا خیال رکھنا، ان کی ضروریات پوری کرنا ان کی بیماری میں دکھ درد میں ان کے کام آنا آپ کی عادت تھی ۔آپ کی ہمدردی اور وفاداری کے بارہ میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں کہ:

''میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمدردی اور وفاداری کے ذکر میں یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے ۔کہ اگر ہمارا کوئی دوست ہو اور اس کے متعلق ہمیں یہ اطلاع ملے کہ وہ کسی گلی میں شراب کے نشے میں مدہوش پڑا ہے تو ہم بغیر کسی شرم اور روک کے وہاں جا کر اسے اپنے مکان میں اُٹھا لائیں اور پھر جب اسے ہوش آنے لگے تو اس کے پاس سے اُٹھ جائیں تا کہ ہمیں دیکھ کر وہ شرمندہ نہ ہو۔اور حضرت صاحب فرماتے تھے کہ وفاداری ایک بڑا عجیب جوہر ہے۔''

(سیرت المہدی روایت نمبر 421)

اپنے رفقاء سے محبت: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کا ایک نمایاں پہلو آپ کی اپنے رفقاء کرام سے والہانہ محبت اور شفقت ہے ۔آپ کے اس وصف سے ہر رفیق نے اپنے اپنے انداز میں حصہ پایا ہے اور آپ کی اس شفقت اور محبت سے رفقاء کی زندگیاں بھرپور و معمور ہیں ۔ابتدائی طور پر آپ کو قبول کرنے والوں اور پھر اخلاص و وفا میں ترقی کرنے والے رفقاء نے آپ کی شفقت و محبت سے وافر حصہ پایا ۔بڑے بڑے رفقاء اور مخلصین سے محبت کا اظہار آپ نے اپنی تحریرات میں بھی فرمایا ہے ۔کپورتھلہ کے مخلصین سے آپ کی محبت کا عجب انداز تھا ان کی آمد کا آپ کو بھی انتظار رہتا اور ہر ایک کے ساتھ الگ انداز محبت تھا اور پھر کپورتھلہ کو آپ نے قادیان کا محلّہ قرار دیا اور آخرت میں بھی ساتھ رہنے کی خواہش فرمائی ۔بھیرہ کے مردان وفا کے ساتھ بھی آپ کی محبت وشفقت نرالی تھی ۔یہ شفقت محبت کسی خاص علاقے کے ساتھ نہ تھی بلکہ

ہر علاقے کے مخلصین واحباب صدق وصفا کے ساتھ آپ نے محبت کی۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ اس قدر محبت تھی کہ جب مولوی صاحب بیماری کی وجہ سے تکلیف میں تھے تو اس تکلیف کو حضور علیہ السلام دیکھ نہ سکتے تھے۔اور آپ سے ملاقات کی تاب نہ لا پاتے کہ میں تکلیف نہ دیکھ پاؤنگا۔حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید سے آپ نے از محبت اظہار فرمایا۔تذکرہ الشہادتین میں اپنے جذبات محبت کا اظہار فرمایا اور پھر آپ ہی کے بارہ میں حضرت ڈاکٹر میر اسماعیل صاحب روایت کرتے ہیں کہ:

''مولوی عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد ان کا کوئی مرید ان کے کچھ بال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس قادیان لایا۔آپ نے وہ بال ایک کھلے منہ کی چھوٹی بوتل میں ڈال کر اور اس کے اندر کچھ مشک رکھ کر اس بوتل کو سر بمہر کردیا اور پھر اس شیشی میں تاگہ باندھ کر اسے اپنی بیت الدُّعا کی ایک کھونٹی سے لٹکا دیا۔اور یہ سارا عمل آپ نے ایسے طور پر کیا کہ گویا ان بالوں کو آپ ایک تبرک خیال فرماتے تھے اور نیز بیت الدُّعا میں اس غرض سے لٹکائے گئے ہوں گے کہ دُعا کی تحریک رہے۔'' (سیرت المہدی روایت نمبر 370)

ایڈیٹر اخبار بدر و مربی امریکہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر رفیق تھے۔ آپ سے محبت کا اظہار ان الفاظ میں بھی فرماتے کہ''ہمارے مفتی صاحب''اور آپ سے محبت کا اظہار اس روایت سے عیاں ہے حضرت مولوی شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں:

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شہادت کیلئے ملتان تشریف لے گئے تو راستہ میں لاہور بھی اترے اور وہاں جب آپکو یہ علم ہوا کہ مفتی محمد صادق صاحب بیمار ہیں تو آپ ان کی عیادت کیلئے انکے مکان پر تشریف لے گئے۔اور ان کو دیکھ کر حدیث کے یہ الفاظ فرمائے کہ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ۔یعنی کوئی فکر کی بات نہیں انشاءاللہ خیر ہوجائے گی اور پھر آپ نے مفتی صاحب سے یہ بھی فرمایا کہ بیمار کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے،آپ ہمارے لئے دعا کریں۔

(سیرت المہدی روایت نمبر 412)

اپنے رفقاء کی خاطر داری اور مہمان نوازی کا بھرپور خیال رکھتے تھے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب روایت بیان کرتے ہیں کہ:''مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے ایک حصہ میں بالا خانہ میں رہا کرتے تھے اور جب تک ان کی شادی اور خانہ داری کا انتظام نہیں ہوا حضرت صاحب خود ان کے لئے صبح کے وقت گلاس میں دودھ ڈال کر اور پھر اس میں مصری حل کر کے خاص اہتمام سے بھجوایا کرتے تھے۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کو

مہمانوں کی بہت خاطر منظور ہوتی تھی اور پھر جو لوگ دینی مشاغل میں مصروف ہوں ان کو تو آپ بڑی قدر اور محبت کی نظر سے دیکھتے تھے۔" (سیرت المہدی روایت نمبر 380)

لطیف حس مزاح و ظرافت: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت میں لطیف حس مزاح پائی جاتی تھی۔ آپ اپنے گھر اور رفقاء کے ساتھ بطریق مزاح بھی گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت حافظ نور محمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ جب میں اور حافظ نبی بخش صاحب حضرت صاحب کی ملاقات کے لئے گئے تو آپ نے عشاء کے بعد حافظ نبی بخش صاحب سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "میاں نبی بخش آپ کہاں لیٹیں گے؟ میاں نور محمد تو لحد کی مشق کر رہے ہیں" بات یہ تھی کہ اس وقت میں جہاں لیٹا ہوا تھا میرے نیچے ایک ٹکڑا سرکنڈے کا پڑا تھا جو قد آدم لمبا تھا اسے دیکھ کر آپ نے بطور مزاح ایسا فرمایا کیونکہ دستور ہے کہ مردہ کو کسی سرکنڈہ سے ناپ کر لحد کو اس کے مطابق درست کیا کرتے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی طبیعت نہایت بامذاق واقع ہوئی تھی اور بعض اوقات آپ اپنے خدام کے ساتھ بطریق مزاح بھی گفتگو فرما لیتے تھے۔ دراصل حدِ اعتدال کے اندر جائز خوش طبعی بھی زندہ دلی کی علامت ہے اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی بعض اوقات اپنے صحابہ سے خوش طبعی کے طریق پر کلام فرماتے تھے۔" (سیرت المہدی روایت نمبر 349)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ: "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہمارے گھر میں ایک خادمہ عورت رہتی تھی جس کا نام مہرو تھا۔ وہ بیچاری ایک گاؤں کی رہنے والی تھی اور ان الفاظ کو نہ سمجھتی تھی جو ذرا زیادہ ترقی یافتہ تمدن میں مستعمل ہوتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اسے فرمایا کہ ایک خلال لاؤ، وہ جھٹ گئی اور ایک پتھر کا ادویہ کوٹنے والا کھرل اُٹھا لائی جسے دیکھ کر حضرت صاحب بہت ہنسے اور ہماری والدہ صاحبہ سے ہنستے ہوئے فرمایا کہ دیکھو میں نے اس سے خلال مانگا تھا اور یہ کیا لے آئی ہے۔ اسی عورت کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ میاں غلام محمد کاتب امرتسری نے دروازہ پر دستک دی اور کہا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرو کہ کاتب آیا ہے۔ یہ پیغام لے کر وہ حضرت صاحب کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ حضور تاکل دروازے پر کھڑا ہے اور بلاتا ہے۔ حضرت صاحب بہت ہنسے۔" (سیرت المہدی روایت نمبر 350)

بچوں سے شفقت و پیار: تربیت اولاد کا ایک اہم ذریعہ بچوں سے محبت و شفقت اور ان کے ساتھ رحمت کا سلوک ہے۔ آنحضور ﷺ نے نہ صرف خود شاندار عملی نمونہ پیش فرمایا بلکہ آپؐ نے بچوں کے ساتھ رحم اور محبت کا درس دیا۔ اسی تعلیم کو

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے عام کیا اور بچوں کے ساتھ محبت و رحمت کا سلوک فرمایا اور اسی کی تلقین اپنی جماعت کو فرمائی۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب روایت کرتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی اپنے بچوں کو پیار سے چھیڑا بھی کرتے تھے اور وہ اس طرح سے کہ کبھی کسی بچہ کا پہنچہ پکڑ لیا۔ اور کوئی بات نہ کی خاموش ہو رہے یا بچہ لیٹا ہوا ہو تو اس کا پاؤں پکڑ کر اس کے تلوے کو سہلانے لگے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میر صاحب کی اس روایت نے میرے دل میں ایک عجیب درد آمیز مسرت واحسان کی یاد تازہ کی ہے کیونکہ یہ پہنچہ پکڑ کر خاموش ہو جانے کا واقعہ میرے ساتھ بھی (ہاں اس خاکسار عاصی کے ساتھ جو خدا کے مقدس مسیح کی جوتیوں کی خاک جھاڑنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتا) کئی دفعہ گذرا ہے۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ورنہ ''ہم کہاں بزم شہریار کہاں۔'' (سیرت المہدی روایت نمبر 332)

حضرت مسیح موعود بچوں کو بدنی سزا دینے کے خلاف تھے۔ بعض لوگ تربیت اولاد میں سختی سے کام لیتے ہیں حضور علیہ السلام کا نمونہ اس کے برعکس تھا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا بیان ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو بدنی سزا دینے کے بہت مخالف تھے اور جس استاد کے متعلق یہ شکایت آپ کو پہنچتی تھی کہ وہ بچوں کو مارتا ہے۔ اس پر بہت ناراض ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو استاد بچوں کو مار کر تعلیم دینا چاہتا ہے یہ دراصل اس کی اپنی نالائقی ہوتی ہے۔ اور فرماتے تھے دانا اور عقلمند استاد جو کام حکمت سے لے لیتا ہے وہ کام نالائق اور جاہل استاد مارنے سے لینا چاہتا ہے۔ ایک دفعہ مدرسہ کے ایک استاد نے ایک بچے کو کچھ سزا دی تو آپ نے سختی سے فرمایا کہ پھر ایسا ہوا تو ہم اس استاد کو مدرسہ سے الگ کر دیں گے۔ حالانکہ ویسے وہ استاد بڑا مخلص تھا اور آپ کو اس سے محبت تھی۔ بعض اوقات فرماتے تھے کہ استاد عموماً اپنے غصہ کے اظہار کے لئے مارتے ہیں''۔ (سیرت المہدی روایت نمبر 398)

بچوں کے ساتھ پیار اور ان کی جائز خواہشات کو پورا کرنے کا آپ اہتمام فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روایت کرتے ہیں کہ: ''۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند روز کے لئے ہمارے ہاں بمعہ اہل وعیال فیروزپور چھاؤنی تشریف لائے۔ ایک دن وہاں ایک شیخ صاحب کی کوٹھی پر گئے جو انگریزی اشیاء کے تاجر تھے۔ شیخ محمد جان صاحب وزیرآبادی چونکہ ان کے واقف تھے اس لئے وہ حضور کو یہ دکان دکھانے لے گئے۔ وہاں مالک دکان نے ایک کھلونا دکھایا جس میں ایک بلی اور ایک چوہا تھا۔ اس کو کنجی دی جاتی تو چوہا آگے بھاگتا تھا اور بلی اس کے پیچھے دوڑتی

تھی۔اسے دیکھ کر کچھ دیر تو مسیح ناصری کے پرندوں کا ذکر ہوتا رہا۔پھر آپ چلے آئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (۔) بھی جن کی عمر اس وقت چار سال کے قریب تھی ہمراہ تھے۔اور کسی دوست یا ملازم کی گود میں تھے۔جب کچھ راستہ چلے آئے تو میاں صاحب نے اس شخص کی گود میں اینٹھنا شروع کیا۔پھر کچھ بگڑ کر لاتیں مارنے لگے اور آخر رونا شروع کر دیا۔بہت پوچھا مگر کچھ نہ بتایا۔آخر بار بار پوچھنے پر ہاتھ سے واپس چلنے کا اشارہ کیا۔اس پر کسی نے کہا شاید اس دوکان پر بلی اور چوہا پھر دیکھنا چاہتے ہیں۔یہ کہنا تھا کہ میاں صاحب روتے روتے چیخ کر کہنے لگے کہ مَیں نے بلی چوہا لینا ہے۔اس پر حضرت صاحب نے کہا کہ میاں گھر چل کر منگا دیں گے مگر وہ نہ مانے۔آخر حضرت صاحب سب جماعت کے ہمراہ واپس آئے اور تاجر کی کوٹھی پر پہنچ کر دروازہ پر ٹھہر گئے۔شیخ محمد جان صاحب اندر جا کر وہ کھلونا لے آئے۔حضرت صاحب نے کہا اس کی قیمت کیا ہے؟ مَیں دیتا ہوں مگر شیخ محمد جان صاحب نے کہا کہ اس کوٹھی کے مالک ہمارے دوست اور ملنے والے ہیں اور یہ ایک حقیر چیز ہے۔وہ حضور سے ہرگز قیمت نہیں لیں گے۔اس پر آپ نے وہ کھلونا میاں صاحب کو دیدیا۔اور سب لوگ گھر واپس آئے۔''

(سیرت المہدی روایت نمبر 922)

جانوروں پر رحم: حضرت مسیح موعود علیہ السلام انتہائی رحم دل طبیعت کے مالک تھے۔ہمدردی خلق کی چند جھلکیاں آپ نے ملاحظہ کی ہیں حضور علیہ السلام جانوروں کے ساتھ بھی رحم کا سلوک فرماتے تھے۔چنانچہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب متوطن کشمیر روایت بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ ایک بڑا موٹا کتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھس آیا اور ہم بچوں نے اسے دروازے بند کر کے مارنا چاہا۔لیکن جب کتے نے شور مچایا تو حضرت صاحب کو بھی پتا لگ گیا اور آپ ہم پر ناراض ہوئے چنانچہ ہم نے دروازہ کھول کر کتے کو چھوڑ دیا''۔ (سیرت المہدی روایت نمبر 342)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کے چند دلکش پہلوؤں کی کچھ جھلکیاں ہی ان صفحات میں پیش کی گئی ہیں۔حضور علیہ السلام کی پاک سیرت ہمیں دعوت عمل دیتی ہے کہ ہم بھی ان نیک اور پاک نمونوں کا اختیار کرتے ہوئے حسین معاشرے کے قیام کے لئے کوشاں ہوں اور اپنی عاقبت کو بھی سنوارنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

☆☆☆☆

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ وخلفاء کی روشنی میں

﴿مرتبہ: مکرم ندیم احمد فخر صاحب﴾

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ’’سلطان القلم‘‘ کے آسمانی خطاب سے نوازا اور آپ کے قلم کو ’’ذوالفقار علی‘‘ قرار دیا گیا۔ آیئے حضرت مسیح موعو علیہ السلام کی تحریرات کے بارے میں چند اقتباسات کا مطالعہ کریں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا کس قدر ضروری ہے۔

زندگی بخش باتیں: ’’جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس کے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔‘‘

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 104)

روح القدس کی تائید: ’’میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے۔ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد2 صفحہ 483)

بعثت کی غرض: ’’خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے اُن کو پاک صاف کروں۔‘‘ (ملفوظات جلد1 صفحہ 38)

بھاری ذخیرہ معلومات: ’’سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر اسّی کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد5 صفحہ 578)

قلمی اسلحہ: ’’اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے (دین حق) پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے، اس نے

مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اُتروں اور (دینِ حق) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہوسکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اُس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 38)

تکبر سے بچنے کا ذریعہ : ''اور وہ جو خدا کے ماموراور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اُس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔''

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

حقائق و معارف : ''میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میری قلم سے قرآنی حقایق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔''

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 267)

''میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں۔ بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دل سوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے، کی ہیں۔ ان کو گوشِ دل سے سنو اور ان پر عمل کرو۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 90)

ارشادات سیدنا حضرت مصلح موعود

قرآن کریم کی تفسیر: ''حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں۔'' (اصلاح نفس، انوار العلوم جلد 5 صفحہ 447)

اصلاح نفس کا ایک ذریعہ : ''اصلاح نفس کے لئے دوسری چیز یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ باقاعدہ حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر ہر ایک احمدی یہ فیصلہ کر لے کہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا روزانہ کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ کیا کروں گا تو اس کا بہت بڑا فائدہ ہوسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں وہ روشنی اور وہ معارف ہیں جو قرآن کریم میں مخفی طور پر بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی اپنی کتب میں تشریح فرمائی ہے۔ حتّٰی کہ ایک ادنیٰ لیاقت کا آدمی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی کتب میں بھی وہ نور اور ہدایت ہے جو قرآن کریم میں ہے۔''

(تقریر دلپذیر۔ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 93,92)

ملائکہ کا نزول: ''جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں۔ جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے

بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے جب کبھی میں اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں، دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو حضرت صاحبؑ کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں، ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ نئے نئے علوم کھلتے ہیں۔ دوسری اگر کوئی کتاب پڑھو تو اتنا ہی مضمون سمجھ میں آئے گا جتنا الفاظ میں بیان کیا گیا ہوگا مگر حضرت صاحب کی کتابیں پڑھنے سے بہت زیادہ مضمون کھلتا ہے۔"

(ملائکۃ اللہ، انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560)

کتب مسیح موعودؑ کو بار بار پڑھنا ضروری ہے : "اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال و انعام اور معارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں (دین حق) میں پائی جاتی ہیں، وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت (دین حق) کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے۔ پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی ایسے اعلیٰ درجہ کے مکان میں داخل ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو، مگر داخل ہوتے ہی آنکھیں بند کر لے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس مکان کی خوبصورتی کو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ اس سے کچھ لطف اٹھا سکتا ہے یا اسی طرح کوئی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لیمپ ہو اس کی روشنی سے ایک ایسا شخص تو فائدہ اٹھا سکے گا جو اس سے بہت فاصلہ پر ہو، مگر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو قریب بیٹھا ہو، اگر اپنی آنکھیں بند کر لے۔ ایسا انسان تو خواہ اپنا منہ لیمپ کے اندر بھی لے جائے تو بھی اس کی روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال ہے ایسے انسان کا جو سلسلہ میں تو داخل ہو مگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور ان معارف اور حقائق کو نہ دیکھے جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھے ہیں۔"

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 487)

ایک ایک لفظ بیش قیمت خزانہ ہے : "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے......اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا، آپ کی ایک سطر کے مقابلے میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔ ہماری کتابیں کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔اس کی تشریحیں ہیں۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء صفحہ 39)

کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس : ''امراءاور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے۔مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے۔اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔'' (خطبات محمود جلد 11 صفحہ 283-284)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

کتب کثرت سے پڑھا کریں : ''.....پس یہ ہے ایک احمدی کا مقام اور اس کو سمجھنے کے لئے اور اس کو یاد رکھنے کے لئے پہلی اور آخری ضروری چیز یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں.....آج کے مسائل کو حل کرنے کے لئے، آج کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے اور یہ انقلاب عظیم جو اپنے عروج کی طرف حرکت میں آ گیا ہے۔اس حرکت کا ایک حصہ بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ایک بات میں بتا دوں اور میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو تفسیر قرآنی ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کی کوئی کتاب لے لو چھوٹی ہو یا بڑی اور اس کو سو دفعہ پڑھو سو دفعہ ہی آپ کو اس میں سے نئے معانی نظر آ جائیں گے۔ یہ اس قسم کی تفسیر ہے۔آپ کی کتب عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ خدا سے سیکھی ہیں۔قرآن کریم کی یہ تفسیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ پر فدا ہو کر فنافی الرسول کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے سکھائی اور خدا خود آپؑ کا معلم بن گیا۔'' (مشعل راہ جلد 2 صفحہ 443)

کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں : ''پہلی چیز تو یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 203)

درثمین کثرت سے پڑھیں : ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بالخصوص درثمین کو کثرت سے پڑھیں اور دعا کرنے کی عادت ڈالیں۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 11/اکتوبر 1970ء صفحہ 4)

غیر محدود مضامین : ''بعض دفعہ حضور علیہ السلام ایک فقرہ لکھتے ہیں اور آپ ساری عمر بھی گزار دیں تو اس

فقرے کا مضمون ختم نہیں ہوگا۔ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کا ایک فقرہ اٹھایا اور پانچ سات خطبات جمعہ اس ایک فقرے پر دے دیئے۔ اتنا مضمون اس کے اندر بھرا ہوا تھا۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 471)

ان تحریرات کی قیمت بیان نہیں ہو سکتی: ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ...... تعلیم کو بڑی خوبی اور بڑے حسن اور بڑی وضاحت سے ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ مگر ایسے نوجوان جو اس خزانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو توجہ دلائیں اور بتائیں کہ یہ وہ تعلیم ہے جسے آپ نے پیش کیا ہے۔ یہ وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے جسے آپ نے بیان فرمایا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن واحسان کے جلوے ہیں جنہیں آپ نے اپنی کتابوں میں بھر دیا ہے۔ اور یہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات ہیں جن پر آپ نے بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے ..... پس یہ آپ نے اتنے عظیم خدا، اتنے طاقتور خدا، اتنے بلند خدا، اتنے وسعتوں والے خدا، اتنے کبیر خدا اور اتنے رزاق خدا جو ہر صفت میں یکتا اور واحد و یگانہ خدا ہے، سے دنیا کو متعارف کر ایا اور ہمیں یہ ہدایت فرمائی کہ ہر صفت کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اور قرآن کریم نے کہا ہے کہ تم اپنے قویٰ کی تربیت کر رہے ہو گے تو ان کی ہی تربیت نہیں ہو گی جب تک میری صفات سے اثر پذیر ہونے والے نہیں بنو گے یعنی میری صفات کا رنگ اپنے اندر پیدا نہیں کر رہے ہو گے۔ پس آپ نے عظیم تعلیم ..... کی نہایت حسین رنگ میں بڑی واضح بیان کے ساتھ ہمارے سامنے رکھی۔ اس کی قیمت بتاؤں کتنی ہے۔ زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے اس کی بھی وہ قیمت نہیں جو اس کی قیمت ہے۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 207-208)

روزانہ تین صفحات پڑھنے کا عہد کریں: تربیتی کلاس کے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر آپ یہاں سے یہ عہد کر کے جائیں گے کہ ہم روزانہ پانچ صفحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھیں گے بلکہ میں پانچ کی شرط کو بھی چھوڑتا ہوں اگر آپ تین صفحات روزانہ پڑھنے کا بھی عہد کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے عرصہ ہی میں آپ کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے آپ کو اس قدر حصہ ملے گا کہ آپ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے ہوں گے۔ تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے اس کے بعد آپ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے ایسے بندے بن جائیں گے جو اس کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔ آپ دنیا کے راہنما اور قائد بن جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ حاصل کریں گے لیکن اس قیادت اور راہنمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور برکتوں کا حصول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ تفسیر قرآن کریم سے باہر نہیں ہوسکتا۔ سو میں آپ کو بار بار تاکید کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ تین صفحات روزانہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ کو اس کی عادت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں آپ کی پڑھائی پر یا اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں تو آپ کے کام پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ یہ مطالعہ ان پر اچھا اثر ڈالے گا۔ اگر آپ میں کوئی پڑھنے والا ہے تو اس مطالعہ کے نتیجے میں اس کے ذہن میں جلا پیدا ہوگی اور اس کے اندر ایک نور پیدا ہوگا اور پھر وہ دوسرے مضامین کیمسٹری اور انگریزی

وغیرہ کو بآسانی سمجھنے لگے گا اور امتحان میں اسے اچھے نمبر ملیں گے اور اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے تو اس کے کام میں Efficiency پیدا ہو جائے گی۔" (مشعلِ راہ جلد دوم صفحہ 45)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو یاد کریں: "کیسی پیاری راہ حمد کی ہمارے لئے آپ نے معین کر دی ہے۔ انکساری اور عاجزی کی کیسی حسین شاہراہ ہمارے لئے کھول دی ہے۔ یہ وہی شاہراہ ترقی (دینِ حق) ہے جس پہ چل کر ہمیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ یہ وہی رستہ ہے جس رستے سے خدا ملتا ہے۔ بے شمار رحمتیں ہوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر کہ جنہوں نے انانیت کی ساری راہیں بند کر دیں اور عاجزی کی ساری راہیں کھول دیں۔ ایک ایک شعر، ایک ایک مصرعہ، ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کوئی سعید فطرت انسان اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس کی سچائی کی گواہی نہ دے۔ حیرت انگیز طور پر پاکیزہ جذبات، عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ احمدی نوجوان جو یہ کہتے ہیں کہ ہم دعوۃ الی اللہ کیسے کریں؟ ہمیں دلائل یاد نہیں، ہمیں ملکہ نہیں کہ مناظرہ کر سکیں، ہمیں عربی نہیں آتی ہمیں استدلال کا طریق معلوم نہیں، میں سوچ رہا تھا کہ انہیں اس سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود کا کلام یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اسی کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آ گیا ہے جس کے آنے کے ساتھ تمہاری نجات وابستہ ہے۔ ایسا پُر اثر کلام، ایسا پاکیزہ کلام، ایسا حکمتوں پر مبنی کلام، خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوا ایسا کلام جس کے متعلق بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ:

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام   مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ شعر کہا ہو گا تو یقیناً اور لازماً آسمان پر ملائکہ بھی آپ کے ہم آواز ہو کر یہ شعر گا رہے ہوں گے اور وہ ساری حمد آپ کے پیچھے پڑھ رہے ہوں گے جو خدا کی حمد میں آپ نے اظہارِ محبت اور عشق کیا۔" (مشعلِ راہ جلد سوم صفحہ 43-44)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طرف توجہ کریں:

"......اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اُردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں، پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے ...... میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہیے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہر حال پیش ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اُردو دان طبقہ جو ہے ملک جو ہیں وہاں سے اُردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات دنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ نمبر 402,401)

بے بہا خزانہ : تو سب سے پہلے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں ان کو پڑھیں کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں۔ اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے راستے بھی کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنے دنیاوی علم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر ان کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ نمبر 408,407)

بہت بڑا علم کا خزانہ پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہر حال ایک کام ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ نمبر 687)

نظام وصیت اور اس میں شمولیت کی اہمیت

﴿مکرم شمیم احمد قاضی صاحب۔ آف سوئٹزرلینڈ﴾

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ خلافت کے جب سو سال پورے ہوں تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں۔ جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کے عظیم الشان نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہوں۔ نظام وصیت کا نظام خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی وفات کی خبروں پر جہاں جماعت کی تربیت کی فکر ہوئی اور آپؑ نے مالی قربانی کے نظام کو جاری فرمایا وہاں آپ نے جماعت کو یہ خوشخبری بھی دی کہ دوسری قدرت کا ہاتھ سب کو تھام لے گا۔ آپ نے فرمایا ''تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وصیت کے نظام کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں وصیت کا معاملہ نہایت اہم معاملہ ہے حضرت مسیح موعودؑ نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے اور اللہ تعالیٰ کے خاص الہامات کے ماتحت قائم کیا ہے کہ کوئی مؤمن اس کی اہمیت اور عظمت کا انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا قائم کردہ سارا نظام ہی آسمانی اور خدائی اور الہامی نظام ہے۔ مگر وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب الوصیت کے بالکل آغاز میں فرمایا ''میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اُٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں'' اس فقرہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضورؑ نے یہ کتاب بہت محبت بھرے دلی جذبات کے ساتھ بطور نصیحت لکھی ہے اور خاص طور پر وہ احباب جماعت مخاطب ہیں جن کو حضورؑ نے دوستوں کے پیار بھرے لفظ میں یاد فرمایا ہے۔

پھر حضور نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ''پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی''۔ اس فقرہ سے کتاب کے لکھنے اور نصائح درج کرنے کے فوری پس منظر کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ ''اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں'' ظاہر ہے کہ اس سے طبعاً ہر ایک کو فکر ہوگی لیکن ساتھ ہی بتایا کہ اس سے تحریک ہوئی کہ چند نصائح لکھوں جس سے پڑھنے والوں اور عمل کرنے والوں کو غیر معمولی تسلی اور اطمینان قلب کی صورت پیدا ہوگی۔ گویا یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی وحی کے تابع ہے۔ نظام خلافت کا قیام بھی اور نظام وصیت کا اجراء بھی۔

''ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔'' اس فقرہ سے بھی پتہ لگتا ہے کہ یہ دونوں نظام یعنی نظام خلافت اور نظام وصیت اللہ تعالیٰ کی ایماء سے قائم ہوں گے اور ان نشانوں کا وجود کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ نیز یہ دونوں نشان حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کرنے کا ذریعہ ہوں گے۔ احمدی تو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے قائل ہیں ہی

لیکن غیر از جماعت لوگوں کی گواہی کا اندازہ آپ امرتسر کے معروف سکھ سکالر مصنف اور صحافی جناب سردار ارجن سنگھ عاجز کے الفاظ میں ان کی کتاب ''سیر قادیان'' سے کر سکتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں ''احمدیوں کے نزدیک خلیفہ کا حکم ماننا ضروری ہے۔ خلیفہ جو کچھ کہہ دے وہ اُن کے لئے قانون بن جاتا ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ سارے ہندوستان میں کوئی ایسا مذہبی یا سیاسی ریفارمر نہیں ہے جس کے حکموں کو اُس کے مرید اس طرح مانتے ہیں جس طرح کہ خلیفہ قادیان کے حکموں کو احمدی تسلیم کرتے ہیں اور یہی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے یہ گروہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔''

جماعت میں نظام خلافت کے قیام کی بشارت اور جماعت کی ترقیات کے نہایت ایمان افروز اور تذکرہ کے بعد حضورؑ نے الوصیت میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نام الہامی ہے اور نظام وصیت میں داخل ہو کر یہاں مدفون ہونے والے جو برگزیدہ اور متقی لوگ ہوں گے وہ اُن احباب میں شامل ہوں گے جو جنتی ہوں گے جیسا کہ حضورؑ کے فقرے سے ظاہر ہے۔ حضورؑ نے بہشتی مقبرہ کے بارے میں فرمایا:۔ ''ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔'' یہ مضمون کئی جگہ پر حضورؑ نے مختلف الفاظ میں بیان کیا ہے اور سب کو یکجا دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نظام وصیت کی شرائط حضورؑ نے اللہ تعالیٰ کے ایماء پر تحریر فرمائیں اُن کو پورا کرنے والے بہشتی اور جنتی لوگ ہی اس قابل بنائے جائیں گے کہ اس مقدس قبرستان میں اُن کو جگہ ملے۔ پھر بہشتی مقبرہ کے بارے میں آپؑ نے فرمایا ہے۔ ''اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ ''اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ'' یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب امور اس بہشتی مقبرہ کے بلند و بالا مقام اور اس کے مہبط انوار ہونے کا ثبوت ہیں۔ نظام وصیت کی عظمت اور شوکت کا نقشہ مزید ان الفاظ سے بھی سامنے آتا ہے جب حضور لکھتے ہیں یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔

جو لوگ ابھی نظام وصیت میں شامل نہیں ہیں انہیں سابقون سے سبق سیکھنا چاہئے اور آگے بڑھ کر فوراً اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔ رسالہ وصیت میں لکھا ہے۔ ''وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا'' پھر فرماتے ہیں ''ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے اُن کی پردہ دری ہوگی۔''

1942ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ''نظام نو'' کے نام سے ایک تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا میں یہ تقریر اللہ تعالیٰ کے القاء سے کر رہا ہوں۔ اس میں آپ نے بڑی تفصیل سے نظام وصیت کے متعلق بتایا کہ کس طرح اس نے دنیا میں قائم ہونا ہے حضور نے فرمایا: ''عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلّا چلّا کر کہے گی کہ ایک نئے نظام کی ضرورت ہے تب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں۔ امریکہ کہے گا کہ آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں۔ اُس وقت میرا

قائمقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے۔ اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے‘‘۔

احباب کرام دیکھیں روس کا اشتراکی نظام بری طرح ناکام ہوا۔ جرمنی اور اٹلی کا فاشٹ نظام اپنی موت آپ مر گیا۔ امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کا تو حال آپ دیکھ ہی رہے ہیں ساری دنیا میں امریکہ اپنی ساکھ کھو بیٹھا ہے۔ مغربی ممالک کے اپنائے ہوئے اقتصادی اور سیاسی نظام سے دنیا میں امن اور آشتی قائم نہیں ہو سکتی۔ یہ حقیقت سورج کی طرح روشن ہے۔ ان نظاموں سے دنیا میں مساوات قائم نہیں ہو سکتی، غریب غریب تر ہو جا رہا ہے امیر اور امیر ہو رہا ہے دنیا میں خوراک اور ایندھن کا بحران ہے اور قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ دیکھیں حضرت مصلح موعود کی نصف صدی پہلے کہی ہوئی باتیں کس صفائی سے پوری ہو رہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ یہ نظام ایک ایسا نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے اور شامل ہونے کے بعد جب کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان میں حصہ لینا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا ”نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے اور نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے۔‘‘ چنانچہ آپ نے نظام وصیت کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ افضل اور کامل نظام کی بنیاد چار اصولوں پر قائم ہونی چاہیے۔

اوّل: سب انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے۔

دوم: انفرادیت اور عائلی زندگی کے لطیف جذبات کو تباہ نہ ہونے دیا جائے۔

سوم: یہ کام مالداروں سے طوعی طور پر لیا جائے اور جبر سے کام نہ لیا جائے۔

چہارم: نظام ملکی نہ ہو بلکہ بین الاقوامی ہو۔

پس خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمام اُن دوستوں سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی انہیں جلد از جلد اس مبارک نظام میں شامل ہو جانا چاہئے۔ اب وقت آچکا ہے کہ دنیا کو اس نئے نظام سے روشناس کروایا جائے۔

وصیت ہے اک آسمانی نظام یہ جنت کے پانے کا ہے مقام
چلے آؤ اس کی طرف دوستو! ندا دے رہا ہے امام ہُمام
وصیت کرو تم وصیت کرو ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

جناب علی محمد باب کی اپنے دعویٰ سے دستبرداری

《مکرم ملک غلام نبی صاحب ۔ملتان》

بانی بہائیت بہاء اللہ کے مبشر (بشارت دینے والے) اور بہائیت کی خشتِ اول ایران کے ایک شخص علی محمد نے پہلے باب اور بعد میں امام قائم ہونے کا دعویٰ کیا اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دونوں دعووں سے توبہ کر لی۔ چونکہ اس توبہ کے نتیجہ میں بابیت اور بہائیت کی بنیاد ہی ختم ہو کر رہ جاتی ہیں اس لئے بعد میں اس واقعہ توبہ کی کئی توجیہات کی گئیں۔ مگر حقائق پر پردہ تو نہیں ڈالا جاسکتا۔ اس اعلانیہ توبہ کی دلچسپ روداد آپ بھی جانیئے۔

جب ایڈورڈ براؤن نے اپنی کتاب Materials For The Study of The Babi Religion میں اس کو شائع کیا تو اہل بہاء نے اعتراض کیا کہ اس پر علی محمد باب کے دستخط اور تاریخ وغیرہ کا اندراج نہیں ہے اس لئے یہ جعلی توبہ نامہ ہے۔

اس توبہ نامہ کے معین الفاظ اس طرح ہیں:۔ ’’میں خدا کے سامنے ان باتوں سے توبہ کرتا ہوں جو میری طرف منسوب کی گئی ہیں اور بعض کلمات یا مناجاتیں زبان سے جاری ہوگئی ہیں وہ کسی دعویٰ کا ثبوت نہیں ہیں۔ جو شخص حضرت حجۃ کی نیابت خاصہ کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اس بندہ کا ایسا کوئی دعویٰ نہیں ہے نہ کوئی اور دعویٰ ہے‘‘ (ظہور قائم آل محمد ص ۲۵۵)

علی محمد کی توبہ کے ان الفاظ کو ذہن نشین رکھیں۔ اب آپ کے سامنے بہائی حضرات کی چند اہم تحریریں پیش ہیں:

’’سوانح علی محمد باب‘‘ کے نام سے ایک بہائی ادیبہ میری پرکنز نے ایک کتاب لکھی۔ ڈاکٹر صابر آفاقی بہائی نے اس کا ترجمہ شائع کیا۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر 47 سے وہ کہانی شروع ہو جاتی ہے جس میں علی محمد نے گول مول انداز میں علماء کو مطمئن کرنے کی کوشش کی لیکن پھر بھی اس تحریر میں کئی ایسے واضح ثبوت موجود ہیں جو ایڈورڈ براؤن کے شائع شدہ توبہ نامہ کو تقویت دیتے ہیں۔ تحریر ملاحظہ فرمائیں:۔

حضرت باب کا خطاب: ’’ جن دنوں حضرت سید علی محمد باب اپنے بیت مبارک میں نظر بند تھے۔ ایران کے دوسرے حصوں سے رپورٹیں آرہی تھیں کہ آپ کے مومنین بڑے جوش و جذبہ سے نئے دن کی ندا بلند کر رہے ہیں...... علماء شہر نے آپ کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے احتجاج شروع کر رکھا تھا۔ وہ یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ حضرت باب نے گورنر کے ساتھ جو

''وعدہ'' کیا تھا اسے پورا کریں کہ وہ کسی جمعہ کو مسجد میں جا کر اپنی پوزیشن واضح کریں گے۔ان کا مقصد یہ تھا کہ حضرت باب عوام کے سامنے اپنے دعوے سے لاتعلقی کا اعلان کریں۔ چنانچہ شہر کے علماء اکٹھے ہو کر شیراز کے پاس گئے ...... امام جمعہ ایک نرم دل آدمی تھے...... اس لئے یہ عالم دین علماء کا مطالبہ ممکن حد تک ٹالتا رہا۔ بالآخر علماء کا مطالبہ اس قدر زور پکڑ گیا کہ اب کسی کارروائی کو کھٹائی میں ڈالنا ممکن نہ تھا۔ امام جمعہ نے حاجی میرزا سید علی کی خدمت میں خفیہ پیغام بھیجا اور استدعا کی کہ وہ اپنے بھانجے کو مسجد میں لائیں تا کہ گورنر کے سامنے کیا ہوا ''وعدہ'' پورا کیا جا سکے۔ مجھے امید ہے امام جمعہ نے حاجی میرزا سید علی کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ خدا کے فضل سے آپ کے بھانجے کے بیانات، حالات کی شدت کو ختم کر دیں گے اور اس سے آپ کو اور ہمیں آرام وسکون ملے گا۔ چنانچہ حضرت سید علی محمد باب ایک جمعہ کو شیراز کی مسجد وکیل میں تشریف لے گئے ...... آپ نے گورنر اور علماء سے جو گورنر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، استفسار کرتے ہوئے فرمایا: مجھے یہاں لانے سے آپ کا کیا مقصد ہے؟ مقصد یہ ہے کہ آپ کو اس منبر پر بیٹھنا چاہئے اور اپنے جھوٹے دعوے کا انکار کرنا چاہئے تا کہ یہ بے چینی اور اضطراب ختم ہو جائے''۔ انہوں نے جواب دیا...... حضرت سید علی محمد باب منبر کے آخری زینہ پر تشریف لے گئے اور وہاں تشریف فرما ہو گئے۔ مجمع پر اچانک خاموشی چھا گئی اور ایسا سکوت ہو گیا جیسے مسجد آدم زاد سے بالکل خالی ہو۔ تمام حاضرین مسجد کان لگائے بیٹھے تھے تا کہ حضرت باب کا خطاب سن سکیں آپ نے بڑی فصاحت و بلاغت اور وقار اور قدرت سے توحید باری تعالیٰ پر خطاب فرمانا شروع کیا۔ تقریباً آدھا گھنٹہ تک اعلیٰ و ادنیٰ اور عالم و عامی سراپا گوش ہو کر آپ کو سنتے رہے اس پر وہ عالم دین جس نے حضرت باب کو منبر کی آخری سیڑھی تک جانے کا کہا تھا گورنر کی طرف مخاطب ہوا اور غصے سے بولا:

''تم اس سید کو اس لئے یہاں لائے ہو کہ وہ ان تمام لوگوں کے سامنے اپنا جھوٹا دعویٰ ثابت کرے یا اس لئے لائے ہو کہ وہ توبہ کرے اور اپنے باطل دعوے سے دستبردار ہو جائے۔ یہ جلد ہی ان کلمات سے سارے لوگوں کو اپنی طرف پھیر لے گا۔ اسے کہو کہ وہ بات کہے جو اسے کہنی ہے یہ فضول باتیں کس لئے''۔ تب گورنر نے حضرت باب سے کہا:

''اے سید! وہ کہو جو تمہیں کہنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ان بے معنی باتوں کا کیا مطلب؟'' حضرت سید علی محمد باب ایک لحہ بھر کے لئے خاموش رہے۔ پھر تمام حاضرین سے فرمایا: اے لوگو! اچھی طرح جان لو کہ میں وہی کہتا ہوں کہ جو آج سے بارہ سو ساٹھ برس پہلے میرے نانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا میں وہ بات نہیں کہتا جو میرے نانا نے نہیں کہی۔ اس کے بعد آپ نے ایک مشہور حدیث پڑھی جو اس طرح ہے: ''جس چیز کو حضرت محمد ﷺ نے حلال قرار دیا ہے وہ قیامت کے دن تک حلال رہے گی اور جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہی رہے گی۔'' مصنفہ کتاب مذکور مزید لکھتی ہیں:۔

''حضرت باب نماز جمعہ میں شرکت کا ارادہ رکھتے تھے مگر امام جمعہ نے فوراً گھر جانے کی استدعا کی کیونکہ انہیں یہ ڈر تھا کہ مبادا مسجد سے نکلنے کے بعد لوگ آپ پر ٹوٹ پڑیں اور شہید کر دیں۔...... چنانچہ حضرت باب سیدھے گھر پہنچے گورنر کی استدعا کے

مطابق آپ لوگوں کو خاموش کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔" (سوانح علی محمد باب ص ۵۰،۴۷)

درج بالا حوالہ میں جو اہل بہاء کا اپنا تحریر کردہ ہے کئی باتیں توجہ طلب ہیں۔

اس تحریر میں سب سے زیادہ اہم بات بیان ہوئی ہے وہ علی محمد باب کا گورنر کے ساتھ کیا ہوا "**وعدہ**" ہے۔

علی محمد کا یہ "**وعدہ**" اپنے دعوے سے دستبردار ہونے کا تھا۔

علی محمد باب اپنے خطاب کے دوران جب ادھر ادھر کی باتیں کرتے تھے تو علماء اور گورنر انہیں اپنا کیا ہوا "**وعدہ**" یاد دلاتے تھے۔

باب نے جب خطاب سے پہلے اپنے بلائے جانے کا مقصد پوچھا تو انہوں نے صاف کہا کہ آپ "**وعدہ**" کے مطابق اپنے جھوٹے دعوے کا انکار کریں۔

اسی کتاب میں درج شدہ ایک عبارت ملاحظہ کریں۔لکھا ہے:

"اس (مفتی اعظم) نے حسین خان کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اور تقاضا کیا کہ اسے حضرت باب سے پوچھ گچھ کی اجازت دی جائے کہ قرآن کریم میں کہا گیا ہے جب گورنر نے حامی بھر لی تو مفتی اعظم نے حضرت باب سے متعدد سوالات کئے۔حضرت باب نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ قائم موعود کے نمائندہ (باب) ہیں یا وہ قائم موعود اور مومنین کے درمیان واسطہ ہیں یہ سن کر مفتی اعظم نے اعلان کیا کہ وہ حضرت باب کے جواب سے مطمئن ہیں اور حضرت باب کو دعوت دی کہ آپ کسی جمعہ کو مسجد میں لوگوں کے سامنے اس بات کا اعلان کر دیں۔(سوانح علی محمد باب صفحہ ۴۶،۴۵)

اس عبارت سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ علی محمد کا اپنے دعوے سے دستبرداری کا وعدہ تھا جو اس نے مسجد وکیل میں جا کر پورا کیا۔جب تک آپ توبہ نہ کرتے مشتعل ہجوم کا مطمئن ہونا ناممکن تھا۔اب میں اہل بہاء کی ایک اور مستند کتاب میں علی محمد باب کی توبہ کا ثبوت موجود ہے۔عبارت ملاحظہ ہو۔

"شیراز پہنچتے ہی حضرت باب کو گورنر کے سامنے پیش کیا گیا۔گورنر انتہائی رزالت...... سے پیش آیا اور درشت لہجے میں ملامت کرتے ہوئے آپ سے کچھ سوالات کئے جن کا حضرت باب نے بہت نرمی اور ادب کے ساتھ جواب دیا۔گورنر آپے سے باہر ہو گیا اور ایک دربان کو اشارہ کیا جس نے آپ کے چہرہ مبارک پر اس زور سے تھپڑ مارا کہ آپ کا عمامہ مبارک سر سے نیچے گر پڑا۔شیراز کے امام جمعہ نے جو اس وقت وہاں موجود تھے گورنر کے اس سلوک کی سرزنش کی اور حکم دیا کہ عمامہ دوبارہ سر پر رکھا جائے باب نے اس کو آگاہ کیا کہ **وہ نہ تو قائم موعود کے وکیل ہیں اور نہ ہی امام غائب اور لوگوں کے درمیان واسطہ ہیں** تو امام جمعہ نے حضرت باب سے درخواست کی کہ وہ مسجد وکیل میں اپنے دعوے کا عام اعلان کریں جو حضرت باب نے منظور فرمالیا حضرت باب کو اجازت دی گئی کہ وہ شیراز میں اپنے گھر تشریف لے جائیں۔(تاریخ نبیل صفحہ ۱۷)

یہ اچانک کیا ہو گیا! کہ ایک طرف تو گورنر اتنا مشتعل تھا کہ علی محمد باب کو تھپڑ مارے جا رہے تھے اور اب اس کو آرام سے گھر

جانے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ اگر علی محمد باب نے توبہ کرنے کا "**وعدہ**" نہ کیا ہوتا تو وہ کسی صورت میں بھی پر امن طور پر واپس گھر نہیں جا سکتے تھے۔ اس اقرار میں علی محمد باب کا یہ کہنا کہ "**وہ نہ تو قائم موعود کے وکیل ہیں اور نہ ہی امام غائب اور لوگوں کے درمیان واسطہ ہیں**" کسی طرح بھی ایڈورڈ براؤن کے شائع شدہ توبہ نامہ میں لکھے گئے الفاظ "جو شخص حضرت حجۃ کی نیابت خاصہ کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے" سے مختلف نہیں ہیں کیا بعید کہ کل کلاں اہل بہاء کہہ دیں کہ تاریخ نبیل بھی ایک جعلی شاہکار ہے کیونکہ ایڈورڈ براؤن کے شائع شدہ علی محمد باب کے توبہ نامہ کو معترضین کا جعلی شاہکار قرار دیا گیا ہے۔ (ظہور قائم آل محمد ص ۳۵۳)

علی محمد باب کی توبہ کے بارے میں مندرجہ بالا دیئے ہوئے ثبوت ایک صاحب انصاف کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس کے علاوہ چند اور حوالے پیش ہیں:۔

"ماہنامہ بہائی میگزین کراچی" میں "تاریخ امر بہائی" قسط وار شائع ہوئی۔ مارچ، اپریل ۱۹۷۲ء کے ماہنامہ میں ۱۹ ویں قسط شائع ہوئی اس قسط سے پہلے ایڈیٹر نے اس پر ایک نوٹ لکھا اور بعد میں مسجد وکیل میں ہونے والی کارروائی کو شائع کیا ہے۔ ایڈیٹر نے نوٹ لکھا:

نوٹ: اٹھارھویں قسط میں بھی تاریخ کا آٹھواں باب زیر مطالعہ تھا۔ حضرت باب کے شیراز تشریف لانے پر علماء و حکام کو تشویش ہوگئی۔ حضرت باب کو حاکم شیراز نے اپنے دربار میں طلب کیا اور تضحیک کر کے جان لینے پر آمادہ ہوگیا۔ شیراز کے امام جمعہ شیخ ابوتراب کو یہ حرکت ناگوار گزری اور انہوں نے حاکم شیراز کو اس بات پر سرزنش کی۔ ان حالات کو دیکھ کر حاکم شیراز نے حضرت باب کو ان کے ماموں حاجی میرزا سید علی کی شخصی ضمانت پر رہا کر کے ان کے گھر میں ہی نظر بند رکھنے کا حکم دیا۔ امام جمعہ نے بھی اس ضمانت کی تصدیق کر دی وہ مناسب موقع پر حضرت باب کو مسجد وکیل میں بلا کر ان سے عام "اعلان تردید" کروائیں گے۔ (ایڈیٹر "ماہنامہ بہائی میگزین کراچی") اس کے بعد انیسویں قسط شروع ہوتی ہے۔

"شیخ ابوتراب کے متعلق یہ مشہور تھا کہ وہ طہران کے مرحوم امام جمعہ ابوالقاسم کی طرح بڑے نیک دل، پاک طینت اور میانہ روی کے قائل ہیں۔ کبھی بھی اس بات پر راضی نہ ہوتے تھے کہ کسی باعزت اور معروف شخص کی بےعزتی کریں یا اسے ڈانٹیں ڈپٹیں۔ خاص طور پر شیراز کے لوگوں کے لئے تو وہ سخت لہجہ تک استعمال نہیں کرتے تھے..... انہوں نے ٹال مٹول کر کے یہ کوشش کی لوگوں کا وقتی جوش و خروش ٹھنڈا پڑ جائے اور وہ کسی ہنگامہ پر نہ اتر آئیں۔ لیکن جلد ہی انہیں معلوم ہوگیا کہ بعض شرارت پسند اور فتنہ و فساد سے دلچسپی رکھنے والے ہر طرف پھیل گئے ہیں اور لوگوں کو گڑبڑ کرنے پر اکسا رہے ہیں۔ لہذا ایک دن انہوں نے چپکے سے حاجی میرزا سید علی کو ایک خط لکھا جس میں یہ درخواست کی کہ وہ حضرت باب کو اپنے ساتھ لے کر آئندہ جمعہ کے دن مسجد وکیل تشریف لے آئیں تاکہ وہ اپنا کیا ہوا "**وعدہ**" پورا کر سکیں۔ انہوں نے اس خط میں یہ بھی لکھا کہ "مجھے امید ہے کہ آپ کے بھانجے کا بیان سن کر لوگ انشاء اللہ اصل بات سمجھ جائیں گے اور اشتعال ختم ہوجائے گا۔ اس طرح آپ کو

اور ہمارے شہر کو سکون مل جائے گا''۔

حاجی میرزا سید علی حضرت باب کو ساتھ لے کر جب مسجد وکیل پہنچے تو امام جمعہ خطبہ دینے کے لئے ابھی منبر پر چڑھے ہی تھے۔ جیسے انہوں نے آپ کو دیکھا تو بڑی گرم جوشی سے خوش آمدید کہا اور دعوت دی کہ منبر پر تشریف لا کر حاضرین کو خطاب فرمائیں۔ حضرت باب نے دعوت قبول فرمالی اور منبر کی پہلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر اپنی گفتگو کا آغاز فرمانا چاہا ہی تھا کہ امام جمعہ نے کہا ''اور اوپر تشریف لے آئیں'' آپ دو سیڑھیاں اور تشریف لے گئے۔ شیخ ابو تراب امام جمعہ منبر کے آخری سرے پر بیٹھے تھے۔ اس لئے حضرت باب کا سر مبارک اب بالکل ان کے سینے کے سامنے تھا۔ تردید کے عام اعلان سے پہلے حضرت باب نے ایک تمہیدی گفتگو کا آغاز فرمایا۔ آپ نے ابھی صرف اتنا ہی فرمایا تھا ''تمام تعریف اس خدا کو زیب دیتی ہے جس نے سارے آسمان و زمین پیدا کئے'' کہ یکایک سید شش پری نامی ایک شخص جو امام جمعہ کے عصا کو اٹھا کر چلا کرتا تھا۔ پوری آواز سے چیخا ''اس فضول بکواس کو بند کرو جو اصل بات کہنا ہے وہ جلدی سے کہہ ڈالو'' سید موصوف کی اس بدتمیزی پر امام جمعہ بڑے ناراض ہوئے۔ انہوں نے تنبیہ کی ''خاموش بیٹھو تمہیں اپنی بدتمیزی پر شرم آنی چاہئے'' اس کے بعد انہوں نے حضرت باب سے درخواست کی وہ اپنی گفتگو جاری رکھیں مگر ممکن ہو تو اسے مختصر فرماویں تاکہ لوگ بھڑک نہ اٹھیں''۔

اجتماع کو مخاطب کر کے حضرت باب نے فرمایا: خدا کی لعنت ہو اس پر جو مجھے امام معصوم کا نمائندہ سمجھتا ہو یا ان تک پہنچنے کا دروازہ اس پر بھی خدا کی لعنت ہو جو مجھ پر یہ غلط الزام لگائے کہ میں توحید الٰہی کا منکر ہوں یا خاتم النبیین حضرت رسول اکرم ﷺ کی رسالت کا انکار کرتا ہوں، ماضی میں ظہور فرمانے والے انبیاء علیہم السلام کی حقانیت کو قبول نہیں کرتا اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کے جانشین آٹھ طاہرین کی سیادت پر ایمان نہیں رکھتا یہ اعلان کرنے کے بعد آپ منبر کی سیڑھیوں پر اوپر چڑھے امام جمعہ کو گلے لگا کر نیچے اتر آئے اور جمعہ کی نماز میں شامل ہونے لگے''۔

ان تحریرات پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ:

کتاب سوانح علی محمد باب میں دوجگہ وعدہ جات کا ذکر ہے اور یہ وعدہ دعویٰ سے توبہ کا تھا۔

تاریخ نبیل کی تحریر کے مطابق علی محمد باب نے قائم موعود کا نمائندہ ہونے سے انکار کیا۔ مفتی اعظم مطمئن ہو گئے اور اسی توبہ کو مسجد میں سب لوگوں کے سامنے دہرانے کی دعوت دی۔

ماہنامہ بہائی میگزین کراچی مارچ اپریل ۱۹۷۲ء میں تمام رازوں سے پردہ اٹھ گیا کہ جو وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ اپنے دعویٰ سے دستبرداری کا تھا جو انہوں نے عام اعلان تردید کے ذریعے پورا کر دیا۔

ع ہائے اس زُود پشیماں کا پشیماں ہونا

ان تمام ناقابل تردید شواہد کی روشنی میں جس شخص کا اپنا دعویٰ ہی کالعدم ثابت ہو گیا وہ بہاء اللہ کا سچا مبشر کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے؟ نیز جس شخص کے مبشر (بشارت دینے والے) کی سچائی ہی ثابت نہ ہو وہ خود کس طرح سچا ثابت ہو سکتا ہے؟

سانحہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۸/مئی ۲۰۱۰ء

﴿جناب م۔ف ملک صاحب﴾

بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ۲۸/مئی ۲۰۱۰ء کو اس عاجز نے دوپہر 1 بج کر پچیس منٹ پر دعائیہ اعلانات شروع کئے اور اس کے بعد 1 بج کر 30 منٹ پر محترم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ احمدیہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے چند منٹوں کے بعد باہر فائرنگ کی آوازیں آنی شروع ہوگئیں۔ جو احباب باہر بیت النور کے صحن میں بیٹھے تھے وہ اندر آنے شروع ہوگئے محترم مربی صاحب نے لوگوں کو پرسکون رہنے اور احباب کو دعائیں پڑھنے کے لئے کہا اس عرصہ میں دہشت گرد بیت النور کے اندر داخل ہوگئے ایک نے اپنی گن کی نالی مین ہال کے پہلے دروازے سے اندر کر کے کیونکہ دروازہ بند کر دیا گیا تھا، فائرنگ شروع کر دی جس کی وجہ سے دروازے کے قریب بیٹھے ہوئے احباب اور پہلی تین صفوں میں بیٹھے ہوئے احباب کثیر تعداد میں شہید اور زخمی ہوئے اور ان میں سے محترم مربی صاحب شہید بھی تھے اور گولی لگنے کے بعد وہ بالکل خاکسار کے ساتھ گر گئے کیونکہ یہ عاجز فائرنگ کے وقت اپنی جگہ محراب کے سامنے لیٹ گیا تھا مربی صاحب شہید کے ہاتھوں مائک گر گیا جو خاکسار نے پکڑ کر احباب کو دعائیں کرنے اور محفوظ رہنے اور صبر واستقامت سے کام لینے کے اعلانات کرنے شروع کر دیئے۔ اس فائرنگ کے بعد ایک وقفہ ہوا دہشت گرد پھر دوسرے ہال سے اندر داخل ہوا۔ اس نے دو ہینڈ گرنیڈ پھینکے جن کی آوازیں خاکسار نے سنیں ایک گیلری میں ایک مین ہال میں جب پھینکا اور اس سے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے احباب زخمی اور شہید ہوئے اور خاکسار کو اس کے سپلنٹر دائیں ٹانگ کے اوپر والے حصہ پر لگے اور زخمی ہوا اس کے بعد آواز آئی پکڑلو خاکسار نے دیکھا کہ دہشت گرد اس سے 2/3 فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا اور گر رہا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ زخمی تھا خاکسار نے فوراً اٹھ کر اسے پکڑ لیا اور گرتے ہی وہاں ایک ٹوٹی ہوئی سوٹی کا حصہ جو ملا اسے دہشت گرد کے سر پر مارنا شروع کیا کہ وہ مکمل طور پر بیہوش ہوجائے۔

اس وقت ایک نوجوان بھی میرے ساتھ شامل ہوگیا اس کے بعد ایک نوجوان نے دہشت گرد کے ہاتھ اپنی ٹائی سے باندھ دیئے اور خاکسار نے اس کی ٹانگیں گرے ہوئے پردوں کے ساتھ باندھ دیں۔ پھر اس نوجوان اور میں نے دہشت گرد کی اوپر والی جیکٹ سے ہینڈ گرنیڈ نکالے اور میں نے جب اس کے جسم پر دیکھا تو خودکش جیکٹ تھی جو میں نے علیحدہ کی اور دہشت گرد سے کچھ فاصلے پر تمام سامان کے ساتھ رکھ دی اور ایک خادم مسجد کو اس دہشت گرد اور اس کے سامان

کی حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ اس وقت خاکسار کو خیال آیا کہ اس دہشت گرد نے اتنی تباہی مچائی ہے میں اسے ماردوں مگر فوراً ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر عمل کرنے سے باز رکھا کیونکہ اس نے میرے دل میں ڈالا کہ تجھے ایک جان لینے کا حق نہیں دیا گیا خواہ اس نے کچھ بھی کیا ہو۔

اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میرے آگے پیچھے شہداء اور زخمی ہیں میں باہر بیت النور کے صحن میں نکلا۔ پانی کا بندوبست کیا اور واپس آکر زخمیوں کو پانی پلانا شروع کیا کچھ احباب شدید زخمی تھے خون بہہ رہا تھا مگر ابھی تک کسی قسم کی کوئی مدد نہ آئی تھی نہ پولیس نہ ایمبولینسز۔ تقریباً آدھ گھنٹہ بعد پولیس، ریسکیو اور ایدھی فاؤنڈیشن کی ایمبولینسز آئیں۔ سب سے پہلے تمام شہداء اور زخمیوں کو مختلف ہسپتالوں میں بھجوایا گیا۔ اس وقت ہال میں صرف شہداء اور زخمی تھے باقی احباب جا چکے تھے جب ہال ان سے خالی ہو گیا تو دہشت گرد کو حوالہ پولیس ماڈل ٹاؤن لاہور کیا اور پولیس نے دوسرے دہشت گرد کو جو بیت النور کی چھت پر چڑھ گیا تھا اور وہاں پر موجود خدام نے اسے پکڑ لیا تھا اسے اپنے ساتھیوں سے نیچے اتروایا اور ان دونوں کو اکٹھے زندہ حالت میں اپنے ساتھ لے گئے۔

اس کے بعد بم ڈسپوزل سکواڈ والے آگئے تمام ہینڈ گرنیڈز اور اور خودکش جیکٹ انہیں دے دی گئیں جو انہوں نے بیت النور کے ہال میں ڈیفیوز کئے اور اپنے قبضہ میں لئے اس کے بعد انہوں نے بیت النور کے تمام ہال چیک کئے کہ وہاں کوئی آتش گیر مادہ نہ ہو اور چیکنگ کے بعد ان کے انچارج نے کلیرنس سرٹیفکیٹ دیا کہ اب عمارت میں کوئی آتش گیر مادہ نہ ہے اور جو چیزیں انہوں نے قبضہ میں لی تھیں اس کا سرٹیفکیٹ میں ذکر کیا۔

ان کاموں سے فارغ ہو کر جب باہر نکلا تو دیکھا کہ کرنل (ر) منور صاحب سکیورٹی انچارج بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور آگئے تھے انہیں کلیرنس سرٹیفکیٹ دیا۔ مین ہال کو بند کیا اب چونکہ زخم سے زیادہ خون بہنا شروع ہو گیا تھا اس لئے ان کے کہنے پر ان سے اجازت لے کر گھر آ گیا۔

آخر میں خاکسار صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ یہ تمام کام جن کی خدا تعالیٰ نے توفیق دی آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ خلفاء احمدیت اور جماعت احمدیہ کا فرد ہونے خواہ سب سے کمزور اور گنہگار ہی سہی کے طفیل یہ سعادت نصیب ہوئی اور اس عاجز کو اللہ نے دکھایا وَ اللّٰہُ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ (سورۃ آل عمران ۱۵۷) اور اللہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام شہدائے احمدیت کو اعلیٰ علیین میں جگہ فرمائے اور ان کے لواحقین کا خود کفیل اور محافظ و ناصر ہو اور تمام زخمیوں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے ہمارا اور ہماری آئندہ نسلوں سے راضی ہو اور ہمارا انجام بخیر فرمائے۔ جماعت کو ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ شہداء اور زخمیوں نے جس صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا وہ تاریخ احمدیت کا ایک ناقابل فراموش اور سنہرا باب ہے جس پر آئندہ نسلیں ہمیشہ فخر کریں گی۔ انشاء اللہ۔

اخبار مجالس

﴿قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان﴾

میٹنگ سہ ماہی اوّل

ناظمین علاقہ، اضلاع و زعماء اعلیٰ پاکستان کی پہلی سہ ماہی میٹنگ مورخہ 30 جنوری 2011ء کو صبح 9 بجے انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد محترم صدر مجلس نے عہد دہرایا اور افتتاحی خطاب کیا جس کے بعد قائدین کرام نے باری باری اپنے اپنے شعبہ جات کی ہدایات دیں۔ آخر پر صدر مجلس نے اختتامی خطاب فرمایا اور عہدیداران کو نصائح کیں۔ نماز ظہر و عصر کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس میٹنگ کی حاضری سو فیصد تھی۔

ریفریشر کورس

جوہر ٹاؤن لاہور: مورخہ 2 جنوری کو زعامت علیا جوہر ٹاؤن کا ریفریشر کورس ہوا جس میں 27 ممبران شامل ہوئے۔

ماڈل کالونی کراچی: مورخہ 15 جنوری کو ریفریشر کورس ہوا۔ جس میں 23 ممبران شامل ہوئے۔

نظامت علاقہ فیصل آباد: مورخہ 16 جنوری 2011ء بروز اتوار ربوہ میں نظامت علاقہ فیصل آباد کی مجلس عاملہ اور تینوں اضلاع فیصل آباد، جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ناظمین اور ان کی عاملہ کے بعض ممبران نے شمولیت فرمائی۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے افتتاح فرمایا جس کے بعد مکرم چوہدری عطاء الرحمان محمود صاحب قائد عمومی مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب قائد تعلیم، مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب قائد تربیت، مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے ہدایات دیں۔ اسی اجلاس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل اور مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب صدر نے خطاب فرمایا۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 35 تھی۔

ضلع راولپنڈی: مورخہ 22 جنوری کو عہدیداران ضلع راولپنڈی کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے ہدایات دیں۔ شرکاء کی تعداد 65 رہی۔

زعامت علیا تیموریہ کراچی: مورخہ 23 جنوری کو زعامت علیا تیموریہ کراچی نے اپنا ریفریشر کورس منعقد کیا جس میں عاملہ کے 11 ممبران شامل ہوئے۔ ریفریشر کورس کا دورانیہ دو گھنٹے تھا۔

گلشن جامی کراچی: مورخہ 23 جنوری کو ریفریشر کورس ہوا۔ جس میں 23 ممبران شامل ہوئے۔

زعامت ہائے علیا۔ کریم نگر، دارالنور، دارالحمد فیصل آباد: مورخہ 23 جنوری 2011ء بروز اتوار صبح 11 بجے ربوہ میں ریفریشر کورس کا آغاز ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول نے افتتاح فرمایا جس کے بعد قائد عمومی، قائد اصلاح وارشاد، قائد تربیت، قائد تعلیم اور قائد تربیت نومبائعین نے ہدایات دیں۔ ریفریشر کورس کے

اختتام پر مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے شرکاء کی تعداد 65 رہی۔

نظامت ضلع لاہور: مورخہ 5 رفروری کو نظامت ضلع لاہور کے زیر اہتمام عہدیداران انصار اللہ ضلع لاہور کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ **کرک ہاؤس (حاضری: 45)، دارالذکر (حاضری: 51)، بیت النور (حاضری: 65)، سمن آباد (حاضری: 60)، شاہدرہ ٹاؤن (حاضری: 32)**، اس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل، مکرم چوہدری عطاء الرحمان محمود صاحب قائد عمومی مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح و ارشاد مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب قائد تعلیم، مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے ہدایات دیں۔

ضلع سرگودھا: مورخہ 6,5 رفروری کو نظامت ضلع سرگودھا ضلع ومجالس کا ریفریشر کورس مرکز میں منعقد ہو۔ 66 عہدیداران نے شرکت کی۔ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب صدر نے افتتاح کیا اور قائدین نے ہدایات دیں اختتامی پروگرام میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل شریک ہوئے۔

نظامت ضلع سیالکوٹ: مورخہ 6 رفروری کو نظامت ضلع سیالکوٹ نے اپنے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد کیا۔ جس میں حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نائب قائد عمومی نے ہدایات دیں۔

نظامت ضلع شیخوپورہ: مورخہ 6 رفروری کو اپنے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد کیا۔ مرکزی نمائندہ مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے ہدایات دیں۔ حاضری 77 رہی۔

نظامت ضلع گوجرانوالہ: مورخہ 6 رفروری کو اپنے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد کیا۔ مرکزی نمائندہ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے ہدایات دیں۔

دارالذکر فیصل آباد: مورخہ 6 رفروری کو ریفریشر کورس ہوا۔ مرکز سے نائب صدر اوّل، قائد عمومی اور نائب قائد اصلاح و ارشاد نے شرکت کر کے ہدایات دیں۔ جس میں 35 ممبران شامل ہوئے۔

ضلع عمر کوٹ: مورخہ 6 رفروری کو ریفریشر کورس ہوا۔ جس میں 40 ممبران شامل ہوئے۔

نظامت ضلع ننکانہ صاحب: مورخہ 13 رفروری کو نظامت ضلع ننکانہ صاحب نے ضلعی عہدیداران اور 18 مجالس کے زعماء کرام کا ریفریشر کورس سانگلہ ہل میں منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن، مکرم نذیر احمد خادم صاحب نائب قائد عمومی اور شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد شریک ہوئے۔ کل حاضری 52 رہی۔

زعامت علیا ربوہ: عہدیداران مجلس مقامی و زعماء حلقہ جات ربوہ کا ریفریشر کورس مورخہ 15 رفروری کو انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد ہوا۔ اس کا افتتاح مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل نے کیا جس کے بعد قائدین کرام نے ہدایات دیں اور محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے اختتامی خطاب فرمایا۔ کل حاضری 120 رہی۔ ریفریشر کورس کے بعد جملہ شرکاء کو دارالضیافت میں طعام پیش کیا گیا۔

الوداعی تقریب: مکرم نوید احمد خان صاحب سابق ناظم ضلع راولپنڈی کے اعزاز میں مورخہ 21 رجنوری 2011ء

بروز جمعہ نظامت علاقہ راولپنڈی اور مورخہ 22 رجنوری کو نظامت ضلع راولپنڈی کی طرف سے الوداعی تقریب ہوئی۔ عہدیداران علاقہ کی حاضری 20 رہی۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب علاوہ امیر صاحب ضلع راولپنڈی جبکہ مرکز سے محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے شرکت کی۔ صدر مجلس نے عہدیداران کو نصائح کیں۔

میڈیکل کیمپس

قیادت ایثار مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت مندرجہ ذیل میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا:۔

☆ مورخہ 20 رجنوری کو **پکا مجوکہ ضلع خوشاب** میں میڈیکل کیمپ لگایا جس میں 350 مریضوں کو ادویات دیں گئیں۔ اس کیمپ کی ٹیم میں مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار، مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایم بی بی ایس، مکرم ہومیو ڈاکٹر ظہیر الدین بابر صاحب اور دو معاونین میں سعید احمد صاحب اور قاصد احمد صاحب شامل تھے۔ ☆ مورخہ 28 رجنوری کو **ڈیرہ ورکاں ضلع خوشاب** میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 300 مریضوں کا معائنہ کر کے انہیں ادویات دی گئیں۔ ☆ مورخہ 4 رفروری کو **موضع ٹھٹھہ جوئیہ** میں کیمپ لگایا گیا اور 350 سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ☆ **سجان شاہ ضلع اوکاڑہ** میں مورخہ 5 رفروری کو میڈیکل کیمپ لگایا گیا 500 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ ☆ مورخہ 11 رفروری کو **152 شمالی ضلع سرگودھا** میں کیمپ لگایا گیا اور 900 سے زائد مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماڈل کالونی کراچی: زعامت علیا ماڈل کالونی کی طرف سے ماہ جنوری میں 4 میڈیکل کیمپس مورخہ 28,21,14,7 رجنوری کو لگائے گئے۔ کل 841 مریضان نے استفادہ کیا۔

ذہانت و صحت جسمانی

زعامت علیا النور کراچی: مورخہ 25 ردسمبر 2010ء کو زعامت علیا النور کراچی نے کلو جمیعا کا پروگرام بنایا جس میں 8 انصار اور خدام واطفال نے حصہ لیا۔

☆☆☆☆

مضمون نگار احباب سے گزارش

○ رسالہ انصاراللہ کے محدود صفحات کے پیش نظر اپنے مضامین مختصر مگر جامع، علمی، تحقیقی اور تربیتی موضوعات پر بھجوائیں۔ ○ مضامین میں حوالہ جات مکمل دیں بغیر حوالہ جات کے مضمون شائع نہ ہو سکے گا۔ ○ اصل مضمون ماہنامہ کو بھجوائیں۔ فوٹو سٹیٹ شائع نہ ہوگا۔ ○ مضامین فل سکیپ کاغذ کے ایک طرف بائیں طرف حاشیہ چھوڑ کر خوشخط تحریر کریں ورنہ اشاعت میں تاخیر ہوگی۔ بہتر ہوگا کہ مضمون کمپوز کروا کر بھیجا جائے اور Soft کاپی ای میل کر دیں ○ ادارہ قارئین کے تنقید و تبصرہ اور تجاویز و آراء کو خوش دلی سے قبول کرتا ہے۔ معیار کی مزید بہتری کے لئے اپنی تجاویز ارسال کرتے رہیں۔ مضمون مع ایڈریس اور فون نمبر بھجوائیں۔ (ایڈیٹر)

(ansarullahpakistan@gmail.com)

فقہی مسائل

وضو کرنے کا طریق جب کوئی شخص وضو کرنے لگے تو بسم اللہ پڑھے۔ پاک صاف پانی لے کر پہلے پہنچوں تک ہاتھ دھوئے پھر تین بار کلی کرے منہ کو اچھی طرح صاف کرنے کے لئے مسواک یا برش استعمال کرنا چاہئے اور اگر میسر نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے پانی چلّو میں لے کر ناک میں ڈالے اور اسے اچھی طرح صاف کرے پھر تین بار سارا چہرہ دھوئے۔ داڑھی گھنی ہو تو ہاتھ کی انگلیوں سے بالوں میں خلال کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ اس کے بعد کہنیوں سمیت تین بار ہاتھ دھوئے۔ پہلے دایاں پھر بایاں، پھر پورے سر کا اور کانوں کا مسح کرے یعنی پانی سے ہاتھ تر کر کے سارے سر پر پھیرے۔ پھر انگشت شہادت کانوں کے اندر کی طرف اور انگوٹھے کانوں کے باہر کی طرف پھیرے، پھر تین بار ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے پہلے دایاں پاؤں دھوئے پھر بایاں، اس کے علاوہ ترتیب کو مدنظر رکھنا اور اعضاء کو لگاتار دھونا بھی ضروری ہے یہ نہ ہو کہ منہ دھولیا اور پھر اس کے خشک ہو جانے پر ہاتھ دھو لئے۔ ایک وضو سے انسان کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے کیونکہ جب تک وضو توڑنے والی کوئی بات ظاہر نہ ہو وضو قائم رہتا ہے۔

جرابوں پر مسح کرنا: اگر وضو کر کے جرابیں پہنی گئی ہوں تو اس کے بعد وضو کرتے وقت ان کو اتارنا اور پاؤں دھونا ضروری نہیں بلکہ بصورت اقامت ایک دن رات اور بصورت سفر تین دن رات ان پر مسح ہو سکتا ہے یہ مدت جرابیں پہننے کے وقت سے نہیں بلکہ وضو ٹوٹنے کے وقت سے شروع ہوگی۔ (''نماز'' از ملک سیف الرحمٰن صاحب)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اعلان بابت تاریخ احمدیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی روزافزوں ترقیات کے پیش نظر ''تاریخ احمدیت'' کیلئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے جس کی روشنی میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے امرائے کرام، صدر صاحبان، مربیان کرام اور احباب جماعت سے درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔ 1۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے کرام یا رفقائے کرام کے غیر مطبوعہ واقعات، تاریخی خطوط یا تصاویر ہوں یا اسی طرح غیر مطبوعہ تاریخی تحریرات اور بزرگان کے خودنوشت حالات زندگی ہوں تو وہ شعبہ ہذا کو بھجوائے جائیں ہے 2۔ تمام اہم مواقع مثلاً جلسہ سالانہ، اجتماعات، بیوت الذکر کے سنگ بنیاد اور افتتاح، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال اور نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ وغیرہ کی رپورٹس کی ایک کاپی شعبہ ہذا کو بھجوائی جایا کرے۔ 3۔ تمام اہم مواقع کی تصاویر بھی بھجوائی جائیں اگر کوئی پرانی تاریخی تصویر ہو تو وہ بھی بھجوائیں یہ تصویر سکین (scan) کر کے بحفاظت واپس ارسال کر دی جائے گی۔ 4۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتیں اپنے رسائل و جرائد کی ایک ایک کاپی شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوایا کریں۔ اسی طرح نئی مطبوعات کی ایک کاپی بھی بھجوائی جائے۔ تاکہ تاریخی طور پر ریکارڈ رکھا جا سکے۔ 5۔ احمدیت کے لئے جان دینے والے تمام احباب کی تصاویر درکار ہیں اسی طرح ان کے مختصر حالات زندگی بھی ہمراہ بھجوائے جائیں۔ نیز اسیران راہ مولیٰ کے حالات و واقعات بھی بھجوائے جائیں۔ 6۔ کسی بھی میدان میں نمایاں ترقی کرنے والے احمدی احباب کی کامیابیوں کی خبر بھی شعبہ ہذا کو بھجوائی جائے۔ 7۔ معاندین احمدیت کی دشمنی اور ان کے انجام کے متعلق معلومات بھی بھجوائیں۔ نیز احمدیت کے حق یا مخالفت میں شائع ہونے والی خبریں اصل حوالے کے ہمراہ بھجوائیں۔

''شعبہ تاریخ احمدیت'' صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
(چناب نگر) ضلع چنیوٹ پاکستان **Ph + Fax: ++92.47.6211902**
tarekh.ahmd@yahoo.com; tarekh.ahmd@gmail.com; tarekh.ahmd@hotmail.com

توحید خالص کا قیام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

’’میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعفِ ایمان کا خاصہ ہے۔ یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی۔ اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو مَیں بھیجا گیا ہوں۔ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہو گا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ سو مَیں ان ہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291-294 حاشیہ)

Monthly **ANSARULLAH**

March 2011
Regd.# MB/FD-8/FR

EDITOR:Muhammad Mahmood Tahir

Ph: (047)-6212982Fax: (047)-6214631(C.Nagar 35460) E-mail:ansarullahpakistan@gmail.com

بیت مبارک قادیان کا ایک خوبصورت منظر